سورۃ الفجر

اللہ کے دشمنوں کا انجام

قرآن آسان کورس کا آج چوتھا ہفتہ شروع ہوتا ہے اور آج یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ ہم سورۃ فجر کو آج پڑھنے کی کوشش شروع کرتے ہیں۔

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا

''قرآن اللہ کی ایسی کتاب ہے کہ اللہ اسی کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو عزت دے گا اور اِس کی وجہ سے ہی بہت سارے لوگ گمرہ بھی ہوگے''۔

یہی عزت دینے والی کتاب بھی ہے اور یہی عزت چھیننے والی کتاب بھی ہے دی اُسے جائے گی جو اللہ کے معاملات کو سمجھے گا کیونکہ اللہ نے قرآن اُتارا سمجھنے کے لیے پڑھنے کے لیے اسے اللہ عزت دے گا اور جو اِس کو سمجھے گا نہیں اور جو اِس کو پڑھے گا نہیں تو قرآن اُس کے لیے عزت کے معاملات نہ دنیا میں بننے دے گا نہ قیامت کے دن بننے دے گا۔ لہذا ایہ بڑی سادہ سی حقیقت ہے کہ لوگ عام طور پر پریشان ہوتے ہیں گھروں میں بھی بیٹھ کر یہ بات کی جاتی ہے بزرگوں سے بھی کی جاتی ہے کہ ہم سب کچھ کرتے ہیں لیکن ہمارے حالات ٹھیک نہیں ہوتے ہیں تو محترم آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آپ کے پاس ایک اللہ کا دیا ہوا ایسا تحفہ ہے جس کا حق نہیں دیا آپ نے جب تک آپ اُس کا حق نہیں دے گے وہ کسی صورت میں آپ کا حق آپ تک نہیں آنے دے گا اور قرآن کا معاملہ یہی ہے اِس کا حق ہے جو اِس کا حق ہے وہ اِس کو دینا ہے (انشاءاللہ) وہ حق یہی ہے کہ اِس کو سمجھا جائے اِس کو پڑھا جائے اِس کو اچھے انداز سے جانا جا ئے اِس پر محنت کی جائے اِس پر کوشش کی جائے (انشاءاللہ)

سورۃ فجر پہلی دس ابتدا سورتوں میں سے ہے جو نزول کے اعتبار سے اگر دیکھی جائے تو یہ دسویں سورۃ ہے یعنی یہ حضور ﷺ کے زمانہ عوائل کے زمانے کی ہے جب آپ ﷺ نے تبلیغ شروع فرمائی تھی تو اُس وقت یہ نازل ہوئی تھی۔

اِس کا بیک گراونڈ کچھ یوں بھی ہے کہ جب سورۃ فجر اتری تو اُس سے پہلے کفار اِس دکھے میں تھے کہ شائد یہ جو کام مسلمانوں نے شروع کیا ہے یا جو محمد ﷺ نے ایک نیا دین ہمارے سامنے رکھا ہے یہ جلد ہی پہاڑوں سے ٹکرا کر ختم ہو جائے گا اور یہ لوگ کچھ نہیں کر سکے گے یہ غلط فہمی تھی کچھ عرصے میں نکل گئی جب بہت سارے جلیل القدر لوگوں نے کلمہ پڑھ کر اسلام کا اعلان کر دیا تو یہ اُس ماحول میں اُتری ہے جب مسلمانوں پر مشرکین کے شدید ظلم ہونے لگے کیو نکہ اُنہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ اب ہم نے اِن کو روکنا ہے اگر اِن کو روکے بغیر ان کو جاری رکھا تو یہ ہمیں بھی اپنے ساتھ بہا لے جائے گے تو پوری کوشش کر کے اِسلام کے آنے والے سیلاب کو روکنے کی کوشش شروع کر دی گئی اُس ماحول میں یہ سورۃ اُتری ہے کہ شدید مصائب اور شدید آزمائشوں کے دن تھے جب اِ س سورۃ کا اللہ نے نزول فرمایا ہے تو لہذا مضامین بھی کچھ ایسے ہیں صرف تیس آیتوں پر یہ سورۃ مشتمل ہے اور ہر آیت اپنا اپنا ایک اعلیٰ درجہ اور مقام رکھتی ہے

وَالْفَجْرِ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ○ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ○ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ○ هَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ

لِّذِیْ حِجْرٍo اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ o اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِo الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُھَا فِیْ الْبِلَادِ o وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُو الصَّخْرَ بِالْوَادِo وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَا دِo الَّذِیْنَ طَغَوْ فِی الْبِلَادِ o فَاَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ oفَصَبَّ عَلَیْھِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابo اِنَّ رَبَّکَ لَبَا لْمِرْصَادِا o

یہ پہلی چودہ آیتیں ہیں وہ ایک ہی مضمون پر مشتمل ہیں۔

وَالْفَجْرِ قسم ہے اُس صبح کی **وَالَیَالٍ عَشْرٍ** اور قسم ہے اُن مقدس دس راتوں کی **واَلَّیْلِ اِذَا یَسْرِ**

اور قسم ہے جفت کی اور طاق کی **ھَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ** اور رات کی قسم ہے جب وہ گزرنے لگے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَاد یقیناً اِس میں قسم ہے عقل مندوں کے لیے

پانچ قسمیں اُٹھائی گئی ہے اور پانچ قسموں کا مطلب ہے کہ آگے بات بہت بڑی آنے والی ہے یہاں **پانچ قسموں کا ذکر ہے وَالْفَجْرِ "مجھے قسم ہے اُس فجر کی"** یہاں فجر سے مراد آقا علیہ وسلم کی صبح ولادت ہے جب آپ دنیا میں تشریف لائے تو اللہ اُس فجر کی قسم کھا رہا ہے کہ اے نبی جب تیرا جلوہ طالوع ہوا جب تو دنیا میں آیا مجھے اس وقت کی قسم۔ فجر یہ وہ وقت ہے جب روشنی نکل رہی ہوتی ہے شروع ہوتی ہے اس وقت کو فجر کہتے ہیں چونکہ اِسلام کی روشنی پھوٹ رہی تھی اُس دور میں تو اللہ نے وہی لفظ استعمال کیا کہ مجھے قسم ہے اُس وقت کی جب اِسلام پھوٹ رہا ہے اور دنیا میں اس کا اُجالا جا رہا ہے اور لوگ اس کے اُجالے سے منور ہو رہے ہیں مجھے اس وقت کی قسم ہے اور بھی میں نے عرض کیا کہ اِس سے حضور علیہ وسلم کی صبح ولادت کا بھی ذکر ہے اور آگے فرمایا **'مجھے قسم ہے دس راتوں کی دس راتیں جو ہیں وہ مجھے بڑی پیاری ہیں ان کی بھی مجھے قسم ہے** یہاں دس راتوں سے مراد ہے ذالحج کی دس راتیں ہیں (**یکم ذالحج سے 9ذالحج تک**) جو راتیں آتی ہیں اُن کا ذکر اللہ کر رہا ہے اُن کی قسم اُٹھا رہا ہے ایک یہ بھی بزرگوں نے یہ بھی فرمایا کیونکہ جو ذالحج کے دن اور راتیں ہیں اُس میں آقا علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کہ اس میں ہر رات لیلتہ لقدر (شب قدر) کی طرح ہے اور ہر دن جو ہے وہ جمعہ لوداع کی طرح ہے"

جو ذالحج کی پہلی دس راتیں آتی ہے اُن کی بڑی فضیلت ہے (ایک یہ مراد ہے) **اور ایک اِس میں یکم محرم سے دس محرم تک جو دس راتیں آتی ہے** (ایک وہ بھی مراد ہے) اللہ اُن کا بھی ذکر کر رہا ہے اور ایک اِس میں جو قول ہے وہ رمضان کے آخری عشرے کا بھی ہے **رمضان کی آخری دس راتیں** جو ہے وہ بھی مراد ہیں جو یہاں ذکر کی گئی ہے۔

اللہ اِن دس راتوں کی قسم اُٹھا رہا ہے وہ چاہے **یکم محرم سے دس محرم کی دس راتیں** ہو یا وہ چاہے **رمضان کی دس راتیں** ہو یا وہ ذالحج کی دس راتیں ہو تو پتہ یہ چلا کہ اللہ کی رحمتوں کا خاص وقت رات ہے تبھی تو رات کی قسم اُٹھائی ہے خاص وقت اللہ کی رحمتوں کا رات کو ہے یہ جو راتوں کا ذکر کیا گیا اِن کو زندہ کرنے کا حکم

ہے اِن کے بارے یہ حکم دیا گیا ہے کہ اِن کو ضرور زندہ رکھو اور اِن میں عبادت کا ذوق پیدا کروں اور اِن میں عبادت کا رنگ بناؤ اور اِن میں عبادت کے لیے تیار رہو کیونکہ یہ بڑی ہی برکتوں والی راتیں ہیں۔

اُس کے بعد فرمایا کہ **وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ**

مجھے قسم ہے جفت کی اور طاق کی یہاں جفت سے مراد مخلوق ہے اور طاق سے مراد خود خدا ہے کیونکہ اللہ کی ذات ایک ہے اور مخلوق جو ہے جفت ہوتی ہے بہت زیادہ ہوتی ہے یا یوں کہہ لیں کہ مخلوق کے جوڑے پائے جاتے ہیں مخلوق جوڑوں میں ہوتی ہے اور اللہ کا کوئی جوڑ انہیں ہے مخلوق جوڑوں میں ہے عورت اور مرد اور جانوروں میں بھی جوڑے ہوتے ہیں پودوں میں بھی جوڑے ہر شے کے اندر اللہ نے جوڑا تخلیق کیا ہے انسانی جسم میں بھی اللہ نے دو دو چیزیں تخلیق کی ہیں لحاظہ اللہ نے فرمایا کے جو جوڑے ہیں مجھے اُن کی بھی قسم ہے اور مجھے اپنی ذات کی بھی قسم ہے والیل اذا یسر اور وہ رات کی بھی قسم اُٹھاتا ہو ل جب وہ گزرنے لگتی ہے وہ رات جب گزرنے لگتی ہے تو وہ جو آخری وقت ہے تہجد کا مجھے اُسکی قسم ہے اِشارے دیکھو اللہ کے رات گزر رہی ہے مطلب اب جانے لگی ہے تو وہ آخری حصہ جب رات کا آتا ہے تو مجھے اُس وقت کی بھی قسم ہے (سبحان اللہ)۔

اللہ نے یہ پانچ قسمیں اُٹھائی ہے

فجر کی۔۔۔۔۔۔دس راتوں کی۔۔۔۔جفت کی۔۔۔۔طاق راتوں کی۔۔۔۔اور رات کے آخری وقت کی یہ پانچ قسمیں اُٹھا کر

هَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ یہ جو قسمیں میں نے اُٹھائی ہے نہ یہ عقل مندوں کے لیے اٹھائی ہیں عقل والوں کے لیے قسمیں اُٹھائی ہے بے وقوفوں کے ساتھ میرا کوئی کلام نہیں کیونکہ عقل والے قسم کے بعد attentive ہو جاتے ہیں وہ ذرا غور سے سنتے ہیں وہ دھیان کرتے ہیں اور بے وقوفوں کے آگے آپ کتنی ہی بڑی قسم اُٹھا لیں کتنا ہی خوبصورت کلام کرے اُس کو کوئی اثر نہیں ہونا ہے۔

'پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر وہ مردِ ناداں پہ کلامِ نازک بے اثر'

جو نادان انسان ہے اُس پر نازک کلا اثر نہیں کرتا ہے کہا یہ تو ہوسکتا ہے کہ تم پھول کی پتی سے تم ہیرا کاٹ دو یہ ہوسکتا ہے لیکن کسی نادان انسان پہ نازک کلام اثر کر جائے یہ کبھی نہیں ہوسکتا ہے۔

علامہ اِقبال نے حد کر دی

تو فرمایا یہ میں نے عقل والوں کے لیے قسم اُٹھائی ہے جو سوچ ذہن سمجھ فکر رکھتے ہیں تو اے نبی تیرے پاس کچھ اس وقت تیرے دیوانے ہیں محبت والے ہیں آج کل تیرے اوپر بڑے سخت دن ہے آج کل تو بڑی پریشانیوں میں ہے بڑے آج کل تیرے اوپر ہم دیکھ رہے ہیں تیرے اوپر بلائیں مصیبتیں آئی ہوئی ہیں تو تیرے پاس کچھ بیٹھے ہوئے ہیں اگر تو سمجھ والے ہیں تو میں پانچ قسمیں اُٹھا رہا ہوں **اُن کی کیوں اُٹھائی ؟؟؟**

اَلَمْ تَرَ کَيْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ تو کیا اِنھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا **اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ** وہ جو بڑے اُونچے ستونوں والے تھے عاد کی قوموں کا ذکر اللہ نے کیا ہے اور اس قوم کا باقاعدہ ذکر سورۃ ہود کے اندر بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے لیکن یہاں اللہ نے اِشارہ دیا ہے کہ یہ بڑے اونچے اور بڑے ستونوں والے لوگ تھے اے نبی یہ جو تیرے پاس بیٹھے ہیں میں اِن کو ذرا تھوڑا سا حوصلہ نہ دے دوں میں اِن کو تھوڑا حوصلہ دے دوں کہ اگر مصیبت یا کوئی پریشانی تم پر آ گئی ہے تو یہ تمہارے ساتھ ظلم کر رہے ہیں تو ذرا یاد تو کرواؤں ان کو **اَلَمْ تَرَ کَيْفَ فَعَلَ** کیا آپ نے دیکھا نہیں تھا

(سبحان اللہ)۔حضورﷺ تو اُس وقت موجود ہی نہیں تھے آقاﷺ کی ذات تو کئی سال بعد آئی تو کئی سال بعد آپﷺ کا ظہور ہوا اللہ نے فرمایا کہ اے نبیﷺ آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ کیا ہوا عاد کے ساتھ اِس کا مطلب ہے کہ حضورﷺ اُس وقت بھی موجود تھے اللہ کی خلوتوں میں اور اللہ کی خاص رحمتوں میں آپ اُس منظر کو ملاحظہ کر رہے تھے جو عاد کے ساتھ اللہ نے کیا یہ بڑے بڑے ستونوں والے اِس لیے کہا گیا کیونکہ یہ پتھروں کو تراش کر اپنے گھروں کو بنایا کرتے تھے جو پتھروں کو تراشتے تھے یہ نہیں کہ پتھر کو نکال کر اُس کو توڑ کر دروازے بناتے نہیں بلکہ یہ پہاڑ کو ہی تراش کر اپنے گھر بنا لیا کرتے تھے ایسے زبر دست لوگ تھے کہ پہاڑوں کو تراش کر ان کے اندر گھر بناتے تھے یہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ان کے ستون بڑے اونچے ہوتے تھے ایسے ستون اور محلات دنیا میں آج قوم عاد کی جو باقیات ہے وہ موجود ہیں لہذا فرمایا یہ جو عاد ہے یہ حضرت ھودؑ کی قوم تھی اور ھود علیہ السلام کی قوم کو انہوں نے مسترد کر دیا اِس قوم نے ھودؑ کی دعوت کو ٹھکرا دیا تھا کہا ہم نہیں مانتے تو فرمایا اِن نے اِتنے اونچے مکان ہوا کرتے تھے اور ساتھ اللہ نے تعریف کی ہے **الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ** اُس کا مثل ہم نے دنیا میں کسی کو پیدا نہیں کیا بڑے بڑے لمبے قد ہوتے تھے آئی فل ٹاور جتنے مینارِ پاکستان جتنا ایک ایک بندہ بڑے بڑے اونچے سو سو فٹ تک قد ہوتا تھا اور آپ اندازہ کرے آج کے دور میں بڑی بات ہے آپ بڑا ابھی کوئی ہوا سات فٹ کا ہوگا لیکن یہ سو سو فٹ کے لوگ تھے پہاڑوں پر چڑھنا اترنا ان کے لیے کوئی مسئلہ نہیں تھا لہذا اللہ کہہ رہا ہے کہ ابھی تک میں نے کسی شہر میں کوئی ایسا بندہ پیدا نہیں کیا ہے جس طرح وہ پیدا کیے میں نے ایسے زبردست اِتنے طاقتور اور اُن کو یہ ذون لگتا تھا کہ اُن کو کوئی ہلا بھی نہیں سکتا ہے اور یہ کس قدر اِن کا معاملہ بنا کہ جب اِن کے اُوپر کوئی عذاب آیا تو اس کی تفصیل قرآن بیان کرتا ہے کہ ہم نے اِن پر آندھی کا عذاب نازل کیا آندھی بہت تیز ہوتی ہے تو شدید آندھی آ گئی اِنہوں نے کہا کہ آندھی ہے تو کیا ہوا کوئی مسئلہ نہیں یہ اپنے اُن گھروں میں گھس گئے اور جو دروازے پتھروں سے بنائے ہوئے تھے اُن کو بند کر لیے کہ اب یہاں تو نہیں ہوا آئے گی لیکن اللہ کی پیدا کردا ہوا سے وہ کیسے بچ سکتے تھے دروازوں کے نیچے سے ہوا کمروں میں داخل ہوئی اور اُن دیواروں سے کو پٹک پٹک کر مار دیا گیا تو اُن کی لاشے دروازوں کے اندر کمروں میں ہی رہ گئی اور اُن پہاڑوں کو بھی دفن کر دیا گیا جن کے اندر وہ مرے تھے۔

تو فرمایا ہم نے ایسا کوئی پیدا نہیں کیا تھا یہ کن کو کہا جا رہا ہے وہ عرب کے لوگوں کو جو بے چارے چھ سات فٹ کے تھے تو اللہ کہہ رہا ہے کہ میں نے تو ایسی ایسی قوم ختم کر دی ہے تم کیا چیز ہو میرے آگے اے نبی تم پریشان نہ ہو یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے ہم خود اِنہیں موخلت وقت دے رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں اِن سے بھی بڑے بڑے مضبوط لوگ ہم نے اُڑا کر رکھ دیئے ہیں **وَثَمُوۡدَ الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ** اور ثمود کے ساتھ ہم نے کیا کیا ہے جنہوں نے چٹانوں کو کاٹا تھا **وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ** اور فرعون کا ذکر کیا اللہ نے میخوں والا فرعون جو کیلوں کو ٹھوکا کرتا تھا اِس کے بارے میں آتا ہے کہ یہ جس کو یہ سزا دینا چاہتا اُس کے ہاتھ اور پاؤں میں کیل ٹھکوا دیتا تو اللہ نے اُس کا ذکر کیا یہ کیلوں والا فرعون نام اِس کا رامیس ہے لیکن فرعون اول اور دوئم اور فرعون سوئم یہ نام چلتا رہا تو فرعون کہنے لگ گئے اِس کو مصر کے بادشاہ کو فرعون کہتے تھے تو اصل اِس کا نام رامیس تھا بڑا زبردست آدمی تھا بڑا ذہین فتین آدمی تھا بڑا ہی بہادر آدمی تھا پانچ سو سال سے زیادہ عمر پائی اور کئی ہزار اِس کی بیویاں تھی اور کئی ہزار بچے تھے صحت مند آدمی تھا اور اِس کو خوبصورت بلڈنگ بنانے کا بڑا شوق تھا آپ آج بھی مصر میں جائے تو مصر کے عجائب ہے جو احرامِ مصر ہے وہ اِسی کی ہی ایجاد ہیں اور دنیا کے عجوبے ہیں وہ آج ہم اِتنی ٹیکنالوجی ہونے کے باوجود بھی جب اُن بلڈنگ کو دیکھتے ہیں اگر آپ اُن کو کبھی نظارا دیکھے تو تقریباً جو ہے اُس کا وزن کیا جائے تو کئی کئی سو من کے پتھر اُٹھا کر اس وقت یہ بلڈنگ تعمیر کر لیا کرتا تھا جب کوئی ٹیکنالوجی نہیں ہوتی تھی تو بڑا شوقین آدمی تھا بلڈنگ کا اِس نے ایک مینار بھی تعمیر کیا تھا جب اس کو کہا گیا کہ اللہ آسمانوں پر ہے تو اِس نے کہا

میں نے اس سے ملنا ہے کہا گیا تو کیسے ملے گا جی تو کہا میں مینار بنالوگا اس نے مینار کھڑا کرنا شروع کر دیا اِتنا اُونچا مینار کھڑا کرنا شروع کیا کہ اس کی جو آخری حد تھی وہ بادلوں سے بھی اُوپر نکل گئی اور اُوپر ہو کر اُس کا نیچے والا کنارہ نظر نہیں آتا تھا یعنی انسانی آنکھ جو ہے وہ مینار کے آخری کونے کو دیکھ ہی نہیں پاتی تھی تو اتنا اونچا تھا خیر یہ سیڑھی لگوا کے چڑھا مینار پر جب سب سے اوپر پہنچا تو اس نے دیکھا کے اوپر کوئی شے نہیں ہے تو نیچے اُتر کر اُس نے پھر مذاق اُڑایا کہ تم سب غلط کہتے ہو کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے اور میں ہی خدا ہوں اِس نے خود خدائی کا دعویٰ کرلیا کہ میں ہی خدا ہو خیر بڑا اِس حوالے creative آدمی تھا لیکن اِس کی یہ بدقسمتی تھی کہ یہ ٹکر لے بیٹھا حضرت موسیٰؑ سے بس اُس کے بعد اِس کے آخری دن شروع ہو گئے پھر اس کے بعد بڑی دردناک اِسکی موت ہوئی ڈوب کے یہ مرا تھا تو آج بھی اِسکی ممی اِس کا جو جسم ہے وہ مصر کے عجائب گھر میں موجود ہے۔

انٹرنیٹ پر اِس کی تصویریں موجود ہے جو لوگ عام دیکھ لیتے ہیں اور قرآن میں اللہ نے اِس کا اظہار بھی کیا ہے اللہ نے فرمایا کہ ہم نے فرعون کی لاش کو دنیا کے لیے عبرت کا نشانہ بنایا ہے اور آج تک وہ عبرت کا نشان موجود ہے لوگ اُس کو دیکھتے ہیں اور اُسکے اوپر لعنت بھیجتے ہیں کہ یہ ایک نبی کا نافرمان ہے تو فرمایا وہ یاد کرو فرعون ہم نے اُس کے لیے کیا کیا **ذِی الۡاَوۡتَا د** یہ سارا کچھ حضور ﷺ سے کہا جا رہا ہے اور شروع کہا سے ہوا **اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ** کیا تم نے دیکھا نہیں تھا اے نبی عاد کے ساتھ کیا کیا اور ثمود کے ساتھ کیا کیا اور فرعون کے ساتھ کیا کیا حضور ﷺ تو پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو پتہ چلا نہیں آقا ﷺ کی زندگی اُس سے کہی پیچھے موجود تھی تو آقا ﷺ اُس دور میں بھی اپنی حیات کے ساتھ موجود تھے اور آج بھی اپنی اُس حیات کے ساتھ موجود ہیں (سبحان اللہ) تو فرمایا **وَ فِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَا د** یہ میخوں والا فرعون تھا اُس کے ساتھ ہم نے کیا کیا **الَّذِیۡنَ طَغَوۡ فِی الۡبِلَادِ** یہ بس اِس لیے مارا گیا کہ اس نے میرے شہروں میں بدامنی کرنا شروع کر دی لوگوں کو مارنا شروع کر دیا ورنہ ہم نے اِس کو کچھ نہیں کہا تھا اِس کی سلطنت بڑی وسیع تھی اِس کے خزانے بہت بڑے تھے اور ہم قطعاً کسی کو اس وقت تک نہیں ہلاتے جب تک وہ ہمارے نظام کو چھیڑے اِس کا جو سب سے بڑا خمیازہ جو اس پر آیا وہ یہ تھا کہ اس نے سرکشی شروع کر دی اپنے ملک کی جب اِسے یہ علم دیا گیا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اِس کا اقتدار ختم کر دے گا تو تقریباً اُس سال میں جب اِس کو یہ خبر ملی تو اُس نے پچاس ہزار حمل گروائے جس عورت کا پتہ چلتا کہ یہ ماں بننے والی ہے تو اُس کا حمل گروا دیتا کہ یہ پیدا نہ ہو جائے یہ لڑکا تو تقریباً نومولود جو تھے بچے وہ ۹۷ ہزار تھے جن کو اِس نے قتل کیا یہ سرکشی جب اِس نے جب سے شروع کی کہ میں وہ بچہ ہی نہیں پیدا ہونے دوگا جو میرا اقتدار ختم کرے تو اللہ نے بھی کمال کر دیا اللہ نے موسیٰؑ کو اسی کے محل میں پرورش کروائی اِسی کی بیوی نے پرورش کی حضرت آسیہؓ نے وہ مسلمان بھی ہوئی اور حضرت موسیٰؑ کا کلمہ بھی پڑھا اور حضرت موسیٰؑ اِسی کے محل میں جوان ہوئے جنہوں نے بعد میں اِس کا اقتدار ختم کر دیا تو لہذا اللہ فرما رہا کہ میں نے اِس کو نہیں چھیڑا تھا اور اللہ آج بھی اِسی اُصول پر قائم ہے۔

آپ دیکھیں مغرب کے جتنے بھی معاشرے ہیں وہ کتنے سکون میں ہے کیونکہ وہاں جو سرکشی ہے وہ نہیں ہے لوگوں کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ کُتے کے حقوق کا بھی خیال رکھا جاتا ہے جانوروں کے بھی حقوق کا بھی خیال رکھا جاتا ہے وہاں لوگوں کو اِس طرح کی ظلم کی داستانیں نظر نہیں آتی لحاظہ آپ دیکھیں وہ معاشرے غیر مسلم اور ہندو اور یہودی ہو کر لوگ کتنے سکون میں رہ رہے ہیں اُنکی زندگیاں کتنے سکون سے بسر ہو رہی ہے کیونکہ وہاں کوئی ظلم

اور زیادتی نہ ہونے دی جاتی ہے اور اگر کوئی کرتا ہے تو اُس کو سخت سزا دی جاتی ہے۔تو اللہ ایسے معاشرے قطعاً نہیں چھیڑے گا جہاں انصاف ہوتا ہو وہ معاشرہ بالکل اللہ کی رحمتوں میں رہے گا اللہ کہے گا مجھے نہیں مانتے نہ مانو مگر میرے بندوں کو نہ چھیڑو اور میرے بندوں کو تکلیف نہ دو اور میرے بندوں پر مصیبت آ گئی تو ہم کفر کی حکومت چلنے دے سکتے ہیں مگر کفر اور ظلم کی حکومت نہیں چلنے دے سکتے ظلم کرے میرے بندوں پر یہ نہیں ہوگا۔

اِسی طرح وہ گھر جس کے اندر انصاف ہوتا ہو جس گھر کے اندر حقوق پورے کیے جاتے ہو اور جس گھر کے اندر تمام لوگوں کے حق نہ مارے جاتے ہو دیئے جاتے ہوں وہ گھر میں نے دیکھا بے نماز لوگ بھی ہے پھر بھی اللہ رزق کی بارش کرتا ہے وہاں پر کیونکہ وہاں حق مارے نہیں جاتے وہاں انصاف کیا جاتا ہے وہال محبت کی جاتی ہے اور ایک دوسرے کا حق دیا جاتا ہے۔تو یہ پیچھے بڑا اشارہ ہے **الَّذِيْنَ طَغَوْ فِي الْبِلَادِ** اُس کا مسئلہ یہ تھا کہ اُس نے شہروں کے اندر بدامنی شروع کر دی تھی شہروں کے شہر اُس نے جلانے شروع کر دیے اور ظلم کرنا شروع کر دیا **فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ** اور ان میں باکثرت فساد برپا شروع کر دیا یہ کچھ قصور ہے اُس کے جو اللہ بیان کر رہا ہے فسادی لوگ مجھے پسند نہیں ہے جس معاشرے میں فساد شروع ہو جائے تو ہمارا حکم آ جائے گا ہمارے نبیوں پر ظلم شروع ہو جائے ہمارے نیک بندوں پر ظلم شروع ہو جائے اُس کے بعد ہمارا لاٹھی حرکت میں آتی ہے اُس سے پہلے نہیں ہم آپ کو کچھ کہیں گے آپ کرتے رہے اپنا کام ہزاروں مثالیں ہمارے پاس آج کے دور میں موجود ہے جو آج ہمارے ایسے ممالک ہیں مسلمان ہے دیکھوں یہ ہے تو مسلم ملک لیکن دیکھیں عوام کے ساتھ کس قدر ظلم اور زیادتی ہے تو جب حکمران اُصول توڑتے ہیں اللہ کے دیئے ہوئے حکم کو پامال کرتے ہیں تو اُس کے بعد نہ خود رہتے ہیں نہ اُن کا اقتدار رہتا ہے۔اللہ دونوں کو ختم کر دیتا ہے اور اگر کوئی چلتا جائے پیار اور محبت کے ساتھ تو اللہ اُس کی حکمت ضائع نہیں ہونے دیتا اس کے بندے جو ہیں وہ اس کی اللہ کے نزدیک سب سے piority ہے سب سے پہلی piority اللہ کے نزدیک اس کے بندے ہیں بڑا فساد کیا کرتا تھا بڑا اس نے میرے شہروں کو برباد کیا **فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ** بس آپ کے رب نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسا دیا بس یہ وجہ بنی ہے اِسکی جو آخری سانسیں تھی وہ اِس حالت میں آئی کہ یہ اس وقت چِلا اُٹھا اُس نے جب اپنی موت دیکھی تھی اُس سے پہلے یہ اپنی سرکشی میں تھا تو جب وہ موت کا وقت سامنے آیا تو قرآن کے لفظ ہیں اِس نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا میں ایمان لایا ہو موسیٰ کے رب پر اب نہیں بھائی اب تو نے موت دیکھ لی ہے اُس سے پہلے پہلے تھا ہم تمہیں سمجھاتے رہے میرا نبی بھی سمجھاتا رہا تمہارے پاس آ آ کر وہ دلیلیں دیتا رہا کبھی وہ تیرے جادوگروں کو سجدے کرواتا رہا کتنی اُس نے محنت کی پر تو نے اُس کی نہیں بات سُنی اب تو میرے پے ایمان لایا ایسا اِیمان قبول نہیں ہے۔

تو فرمایا ہم نے اُس پر عذاب کا کوڑا برسا دیا۔جب یہ مرا تھا تو دریا نے بھی اِس کی لاش کو قبول نہیں کیا تھا اور اُٹھا کے باہر پھینک دیا تھا اُس کی لاش جو ہے وہ پھر خلوط کر کے اللہ نے ہمیشہ کے لیے قیامت تک کے لیے عبرت کا نشان بنا لیا (استغفر اللہ) **اِنَّ رَبَّكَ لَبَا لْمِرْصَادِ**

یہ بات سُننے والی ہے اِپہ میں آپ کی ساری توجہ چاہتا ہو اِس پہ میں ساری بات conclude کر دی اللہ نے 'بیشک آپ کا رب سرکش اور مفسد لوگوں کے طاق میں ہے ' میں پیچھے ہوں اُن سب لوگوں کے جتنے دنیا میں سرکش آئے گے اور جتنے دنیا میں میرے دین کے مخالفین اُٹھیں گے اے نبی آپ توں تو بعد میں جائے گا ان کے پیچھے میں رب ہو کر اُن کے پیچھے ہوں میں طاق میں ہوں مطلب ہر وقت چھائی لگا کر بیٹھا ہوں یہ ذرا سا ہلے میرا نافرمان ہم اس کی زندگی کے چراغ کو قبول کریں او اُس کا یوں صفایا کر دے گے کہ دنیا میں ہی نہیں آیا ہوگا تو رب اس کی طاق میں ہے

لہذا یہ لفظ کہہ کر اتنی بڑی تسلی دی گئی ہے اُن تمام لوگوں کو جو دین پہ عمل کرتے ہیں الحمداللہ کہہ دو جو اللہ کے نیک مجالس کے ساتھ وقت گزارتے ہیں جو دین کی مجالس کو آباد رکھتے ہیں جن کی نظر میں دین پہلے ہے وہ جتنا بھی اُس مصیبت اور پریشانی میں سے گزر جائے پر اللہ تسلی دے رہا ہے کہ اِس سے پہلے بھی ہم نے بڑے بڑے اُڑا کے رکھ دیئے تو جو تیرے سامنے اگر کوئی کھڑا ہے اگر تو ہمارا سچا بندہ ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تو پریشان نہ ہو ہم تجھ سے پہلے اُس کے پیچھے اس کی طاق میں ہیں بس وقت ملنے کی دیر ہے ہم کسی صورت نہیں چھوڑے گے اور ایسا ہی ہوا حضورﷺ کو جب یہ تسلیاں دی گئی ہیں تو اِس سورۃ کے اترنے کے دوران ہی غزوہ بدر ہوا اور غزوہ بدر میں یہ سارے کافر چُن چُن کر ہلاک کر دیئے گئے اِن میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا جو حضورﷺ کے سامنے فرعون بن کر کھڑا ہو جاتا تھا اور آقاﷺ کے سامنے جو اکڑتا تھا حضور کی اہانت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی تو غزوہ بدر میں اِن سب کی لاشیں لوگوں نے دیکھی ابوجہل مرا گیا اُتبہ مرا گیا اور شیبہ مرا گیا ولید مارا گیا بڑے بڑے جو اُس دور کے ساہوکار لوگ تھے جن کا طوطی بولتا تھا۔اللہ نے زبانیں بھی بند کر دی اور زمینوں اور آسمانوں سے نشان بھی مٹا کے رکھ دیا۔(اللہ)

اِس لیے پانچ قسمیں اُٹھائی ہے اے دین پہ چلنے والوں (سبحان اللہ) اے دین کا سہارا دوسروں کو دینے والوں اے دن رات دین کے لیے کوشش کرنے والوں تمہارے سامنے فرعون جیسا بھی آئے گا اور تمہارے سامنے ثمود اور عاد جیسے بھی آئے گا تمہارے سامنے ابوجہل کی بھی شکلیں بدل کر آئے گا اور تمہارے سامنے اُتبہ اور شیبہ بھی مختلف شکلیں بدل کر آئے گے لیکن گھبرانا نہیں تم سے پہلے تمہارا رب اُن کے پیچھے ہے اور وہ ضرور تیرا ساتھ دے گا۔

میں نے دیکھا ہے جو لوگ اِس نیکی کے کام میں لگے رہتے ہیں دین کو آگے بڑھاتے رہتے ہیں یہ تو ہو نہیں سکتا اُن کا کوئی دشمن نہ ہو یہ ممکن نہیں ہے زندگی اُنہی کے لیے آسان ہے جو دین سے دور ہے آسان مطلب وہ ذرہ چار دن موج مزے کر لیتے ہیں ورنہ جو زندگی جو دین پر عمل کر رہا ہے اُس کے لیے مشکل ہو جاتی ہے اور وہ مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے ہر جگہ اُسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ جب سے ہم اِس راستے کے مسافر بنے ہیں ہم نے تو ایسا ہی دیکھا ہے۔لوگ آتے ہیں کہ دین پر عمل کرنے آسان ہو جائے گا وہ تو بس ایک کھینچنے کا ذریعہ ہے یہاں تو حال یہ ہے کہا آپ نے رب سے یاری لگائی نہیں اور رب نے لمیا پایا نہیں فوراً آپ کے حلات جو ہے وہ بدل دیئے جاتے ہیں اور آپ حیران ہو جاتے ہیں یہ میرے ساتھ کیا بن گیا تو یہ تاریخ ہے اور تاریخ کبھی بدلتی نہیں ہے

Date Can Never Be Change

یہ ایسے ہی رہے گا یہ آج بھی اسی طرح اور یہ کل بھی اِسی طرح رہے گا۔اللہ اپنے بندوں کے معاملات ایسے ہی چلاتا ہے تو یاد رکھیے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بندے اللہ کی مدد کے بغیر رہے یہ نہیں ہو سکتا اللہ بڑی مدد کرتا اپنے بندوں کی قبلہ حضرت ابولبیانؒ کی قبر پر اللہ کڑ وڑ رحمتیں نازل فرمائے۔آمین

قبلہ حضرت ابولبیانؒ کی زندگی کا واقعہ

آپ کی زندگی میں نے آپ سے ہی سنا تھا کہ آپ فرماتے کوئی شخص میرا بھی دشمن ہو گیا وہ مجھے بڑی سخت تکلیف دیتا تھا بہت زیادہ اُس نے میرے خلاف محاذ کھڑا کر لیا مسلہ کھڑا کر لیا مختلف جگوں پر میرے خلاف تو فرمایا کہ ایک دن فجر کا وقت تھا اور مجھے کسی نے بتایا کہ اُس نے اب یہ سازش کی ہے آپ کے خلاف تو میں رب کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھائے کہا کہ اے مولا مجھے بتا دے کہ میں غلط ہو یا میں ٹھیک ہو جاؤ یا یہ بتا دے مولا یہ کیا وہ بندہ مسلسل میرے اُوپر سوار ہے تو میں دین کا کام نہیں کر پاؤ گا میں دین آگے بڑھا نہیں پاؤ گا میرا جو میشن ہے ایسے تو میں ایسے دین کے جو معاملات ہے وہ نہیں بنا پاؤ گا

میں اگر یہ ایسا رہا تو مولا اِس کا کوئی حل نکال ٹھیک ہے یا پھر مجھے ہدایت دے دے میں پھر چھوڑ دیتا ہوں تو کہتے میں نے رب سے یہ بات کر دی تو کہتے مجھے یاد آ گیا کہ قرآن میں جو اللہ نے جو مدد کے وعدے کیے ہیں فرماتے ہیں کہ تو اگلے دن مجھے خبر آئی کہ وہ شخص اس دنیا سے رُخصت ہو گیا ہے فوت ہو گیا ہے تو میں نے جا کر افسوس بھی کیا اور جنازہ بھی پڑھنے گئے تو واپس آئے تو پوچھا ہوا کیا تھا اِس کو تو کہتے عجیب بات ہوئی کہ رات کے وقت بستر پہ سویا ہوا تھا کہ آواز آئی تو جب ہم اندر کمرے میں گئے تو دیکھا کہ کوئی شئے کبھی اس دیوار کے ساتھ پٹک کر مارتی ہے تو کبھی اُس دیوار کے ساتھ مارتی ہے تو کبھی چھت سے مارتی تو یوں تین چار بار دیواروں کے ساتھ مارا گیا ہے تو ختم ہو گیا وہ ت و آپ فرماتے مجھے فوراً ثمود اور عاد یاد آ گئے کیونکہ قرآن میں یہی ذکر اُن کا بھی ہے کہ ہم نے اُن کو دیواروں کے ساتھ پٹک پٹک کر مارا ہے۔

تو اللہ کے دین کے سامنے جو کھڑا ہو گا وہ ممکن نہیں کہ وہ بچے گا تو بس سمجھ لیں کہ وہ بچارہ اب اپنے آخری دن گِنے گا وہ کہا جاتا ہے نہ کہ جب سانپ کی موت آتی ہے تو وہ راستے میں بیٹھتا ہے اور جب دنیادار کی موت آتی ہے تو وہ کسی اللہ والے کے ساتھ اُلجھ بیٹھتا ہے تو سمجھ لو بس اُس کے بعد اِس کی موت ہے وہ ضرور اس شکنجے میں آئے گا وہ جال میں آئے گا اِس حد تک اللہ آگے بڑھ کر مدد کرتا ہے اور اپنے دین والوں کو تسلی دی جاتی ہے وقتی طور پر مصیبت آتی مشکل آتی ہے اور بہت بڑی آتی ہے ایسے لگتا ہے کہ سب کچھ ختم ہو جائے گا لیکن نہ ختم ہوئی ہے اور نہ ہی ختم ہونے دیتا ہے رب وہ کبھی نہیں ہونے دیتا یہ اُس کا ایسا خوبصورت انداز ہے یہ وہ ہی جانتا جو اُس مصیبت میں سے گزرتا ہو ورنہ لوگ بھاگ جاتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں نیکی کو اور کہتے ہیں چھوڑوں جی یہ ہمارے بس کا کام نہیں ہے حلانکہ ایسا نہیں ہے اللہ ضرور اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے اُس کو جو ایسا نیک عمل جاری رکھتا ہے تو پھر اپنی زندگی میں نے بہت سے معاملے دیکھے خود اور حضرت صاحب کی زندگی بھی میں نے دیکھا کہ اللہ اپنے بندوں کے ساتھ جو معاملات بناتا ہے تھوڑی دیر وہ بڑی سخت مشکل میں ڈالے گا اور لیکن اگلے ہی لمحے اُس کو ایسے نکال دے گا کہ جیسے مکھن سے بال نکالتے ہیں اور کرم کر دیتا بس وہ تمہاری ستقامت دیکھتا ہے۔ وہ چاہتا یہ ہے کہ میرا بندہ کتنا کو مضبوط ہو کر چلتا ہے کہی میری برکتیں کسی غلط آدمی کی جھولی میں نہ گرے تو ایسا ہونہ پائے تو اس لیے وہ اچھی طرح اُس کو دیکھ لیتا ہے اور کس قدر اُس نے مثال قائم کی ہے شروع کیا عاد سے پھر ثمود سے پھر ہوتا ہوا فرعون سے اور پھر اللہ نبی کے دیوانوں کو تسلیاں دے رہا ہے آقا ﷺ نے تو دیکھا ہوا ہے نہ سب کچھ آپ کو تو کہا جا رہا ہے 'الم تار کیف' آپ نے تو دیکھا ہوا جو ہم نے کیا چلو تیرے غلام بھی سُن لیں گے اِن کے دل میں بھی تسلی اُتر جائے گی کہ یہ تھوڑا سا وقت ہے ہمیں تھوڑا سا وقت دے دے یہ بدر کا وقت آنے دوں بس یہ سب کی گردنیں نہ اُتری ہو تو کہنا۔

بس نبی تم پکے رہنا اور اے صحابہ تم بھی مظبوط رہنا تم بھی نہ پیچھے ہٹنا یہ راستے اِسی طرح کے ہیں اللہ نے اِن راستوں کا اِنتخاب تمہارے لیے کیا ہے تو پیچھے نہ ہٹنا یہاں تو حال یہ ہے کہ لوگ تھوڑی پریشانی نہ آ جائے لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں اور لوگ وظیفے بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لو دیکھوں ہم نے تو نماز بھی پڑھی تھی تو پھر بھی یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو رہنے دیتے ہیں تو ایسے لوگ جو ہے اِن کا نہ دنیا ہے اور نہ ہی دین ہے اور دین نام ہی آزمائشوں کا ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک آزمائش ہی آزمائش ہے اور کچھ نہیں ہے سوائے آزمائش کے یہ کسی کا نام نہیں ہے۔ تو اللہ نے اِن چودہ آیتوں میں ہمارے لیے تسلی اُتاری سبحان اللہ اور ہم میں سے جو مبلغ ہے جو دین کا کام کرتے ہیں جو دن رات اِس میں لگے ہوئے ہیں اُن کے لیے یہ تسلی بڑی آیتیں ہیں۔۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے اِنشاء اللہ۔

پارٹ ۲

الحمداللہ ہمارا قرآن آسان کورس اپنی آب وتاب کیساتھ جاری ہے بڑی تیزی کے ساتھ یہ دن ہم سے جدا ہو رہے ہیں گزر رہا ہے آدھا وقت گزر چکا ہے اور باقی آدھا رہ گیا ہے اور آپ سب یہاں حاضر ہوتے ہیں اور مل کر اللہ کے قرآن کو سمجھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ انسان جو ہے وہ اپنی عبادت اگر اکیلا کرتا رہے تو جس مقام پر وہ چالیس برس کے بعد پہنچتا ہے اللہ والوں کی مجلس اُسے ایک لمحے میں اس کو وہاں پہنچا دیتی ہے یہ عقیدہ اتنا مظبوط ہونا چاہیے کہ اِس میں کسی قسم کا کوئی compromise نہیں ہوں اور یہ بھی میں اُس بندے کی بات کر رہا ہو جو بہت زیادہ عبادت کرتا ہے جو عبادت گزار آدمی ہے پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تسبیحات پڑھتا ہے وہ تہجد بھی پڑھتا ہوگا اور بھی جو نیکیاں ہے وہ کرتا ہے یہ اُس شخص کی بات ہو رہی ہے جو چالیس سال کے بعد اللہ کی قربت کے جس مقام پر پہنچے گا اور اگر اُس کی عبادتیں قبول ہو جائے شرط یہ بھی ہے کہ اُسکی عبادت قبول ہو جائے ایسی مجالس جس میں آپ سب بیٹھے ہوئے ہیں اِن میں ایک لمحے میں انسان وہاں جا پہنچتا ہے۔

اِس لیے اِن کو قطعاً ضائع کر سب سے بڑی جہالت اور نادانی ہے اور ایسے لوگ جو ہے وکسی صورت بھی اپنی برکتوں کو نہیں لے پائیں گے کیونکہ وہ کسی صورت بھی اِس چیز کو سمجھ نہیں پاتے اور اللہ نے جو اُصول بنائے ہیں وہ یہی ہیں

''بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے پاس ہے''

لوگ نہیں کہا زیادہ لوگوں کا کہا کہ جہاں زیادہ لوگ ہوتے ہیں وہاں اللہ کی رحمت اتر آتی ہے۔لحاظہ یہ اُصول جو ہے الحمداللہ آپ یہاں چالیس کلاسیں پڑھے گے تو اتنی برکت رحمت ہے اللہ تعالٰی عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے گا یہ بھی سوچنا کہ عمل نہیں ہے جی تو میں کیوں جاؤ جی تو یہ فضول بات ہے بئی عمل کے لیے علم چاہیے تو علم لیتے جاؤ عمل کی توفیق بھی اللہ دے گا یہ فضول بات ہوتی ہے کہ عمل ہم کرتے نہیں اور علم لیتے جاتے ہیں تو یہ نہیں ہوتا اللہ تعالٰی توفیق دے دیتا ہے کوئی بڑا ہی بد بخت نہ ہے ورنہ ضرور توفیق نصیب ہوتی ہے اللہ توفیق عطا کرے۔

سورۃ الفجر آیت نمبر 15

فَأَ مَّا اُلاِءِ نسَـٰنُ اِءِ ذَا اُبُتَلَـٰهُ رَبُّهُ و فَأَكُرَمَهُ وَنعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَكُرَمَنِo وَأَمَّآ ئِاذَ مَا اُبُتَلَٰه فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزُقَهُ فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَهَـٰنَنِo كَلَّا بَل تُكُرِمُونَ اُلُيَتِيمَo وَلَا تَحَـٰٓضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ اُلُمِسُكِينِo وَتَأ كُلُونَ اُلتُّراثَ أَ كُلَا لَّمَّاo وَتُحِبُّونَ اُلُمَالَ حُبًّا جَمًّاo

ایک موضوع اِس میں سمٹتا ہے

فَأَ مَّا اُلاِءِ نسَـٰنُ اِءِ ذَا اُبُتَلَـٰهُ رَبُّهُ و فَأَكُرَمَهُ وَنعَّمَهُ کہ انسان بھی عجیب شے ہے جب اُسے اُس کا رب آزماتا ہے یعنی اُس کو عزت دیتا ہے اور اُس پر انعام فرماتا ہے **فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَكُرَمَن** تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزّت بخشی۔

وَأَمَّآ إِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ اور جب اُس کو یوں آزماتا ہے کہ اُس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ **كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ** ایسا نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم یتیم کی عزّت نہیں کرتے۔ **وَلَا تَحَاضُّونَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ** اور نہ تم ترغیب دیتے ہو مسکین کو کھانا کھلانے کی۔ **o وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا** اور میراث کا سارا مال چٹ کر جاتے ہو۔ **وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا** اور دولت سے حد درجہ محبت کرتے ہو۔

ایک بڑی ایسی بیماری کی طرف اِشارہ کیا گیا جو عام طور پر ہر معاشرے کا حصہ ہے

اللہ نے ارشاد فرمایا کہ **ہم جب بندے کو عزت اور انعام دیتے ہیں تو ہم اُسے آزماتے بھی ہیں** (سبحان اللہ) یہ بہت بڑی اللہ نے راز کی بات کھول دی ہے یہ جو ہم نے تمہیں دیا ہے نہ یہ عزت یہ مال یہ دولت یہ نعمت یہ وزارت تو محترم اتنے مبارک باد ے وُصول کرنے کی بات نہیں ہے اور نہ ہی اتنا اِترانے کی بات ہے تمہیں تو اب لگ سمجھ جائے گی ابھی تو آزمائش شروع ہوئی ہے یہ تمہاری آزمائش ہے کہ ہم نے تمہیں مال دے دیا اور تمہارا پیسہ بڑھ گیا ہے تمہارا بینک اکاؤنٹ زیادہ ہو گیا ہے تمہاری نعمتوں میں اِضافہ کر دیا گیا ہے تو یہ آزمائش شروع ہو گئی تو واضح لفظ ہیں کوئی اللہ نے اِس کو چھپایا نہیں ہے کھول کر بیان کیا ہے و فَأَكْرَمَهُ کہ ہم جب عزت دے دیتے ہیں تو اس سے پہلے ہم ضرور آزماتے ہیں آزمائش ہے ہماری جب ہم اُسے عزت دے دیتے ہیں وَنَعَّمَهُ اور اُس پر انعام کرتے ہیں اب ایک طرف تو زاویہ یہ ہے کہ اللہ نے یہ آزمائش اُس پر رکھی ہے تو اب اُس کا امتحان شروع ہو گیا ہے لیکن وہ محترم جو ہے وہ اپنے اوپر اِن نوازشات کو جو اللہ ان پر کر رہا ہے جو اللہ کی رحمت اُن پر نازل ہو رہی ہے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اچھی صحت ہے اور اچھے گھر ہیں اونچے مکان ہیں بہترین زندگی کی نعمتیں انجوئے کر رہا ہے تو وہ اس کو یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ میرا رب بھی مجھ سے راضی ہے میرا رب مجھ سے خوش ہے تبھی تو دیکھو اتنا کچھ اُسے دیا ہوا ہے اور باہر موٹا سا لکھوا لیتا ہے' **هذا من فضل ربی ' میرے رب نے مجھ پہ بڑا فضل کیا ہے۔**

لہذا یہ پھر اُس کے لیے ایسی آزمائش بنتی ہے پھر یہ سوچتا ہے بندہ کہ میرے رب کی میرے ساتھ صلح ہے تو پھر وہ اپنی بے وقوفی میں ایسی ایسی غلطی کرتا ہے ایسا ایسا جرم کرتا ہے ایسا ایسا غلط کاموں میں ارتکا کرتا ہے اِس بھول میں کہ چونکہ میرے پاس نعمتیں ہیں اس بھول میں ہوتا ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی ہے اسی لیے تو دیکھو اتنا کچھ ملا ہوا ہے تو جب وہ ایسی بھول کرتا چلا جاتا ہے تو اللہ کی بارگاہ جو ہے اِس کے اُلٹ ہوتی ہے وہ اِس کو آزمارہا ہوتا ہے۔ وہ ایسا نہیں ہے کہ وہ اسے راضی تھا۔ ایک اور معاملہ یہ بھی سامنے آتا ہے

اِس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ **جب ہم اُس پر روزی تنگ کرتے ہیں تو بھی ہم اُسے آزمارہے ہیں** اس وقت وہ کہتا کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ہے پہلے کیا کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی ہے اور پھر کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ہے اب جب غربت آجاتی ہے کسی کے مال میں کمی آجاتی ہے کسی کی صحت میں کمی آجاتی ہے اور اولاد میں کمی ہو گئی اور عاہدے میں کمی ہو گئی رشتہ دار دور بھاگ گئے کوڑھی کوڑھی کا محتاج ہو گیا مال و دولت نہ رہا تو اب سوچتا ہے کہ لگتا ہے رب ناراض ہو گیا ہے تو یہ دونوں ہی تصور غلط ہیں قرآن کہتا ہے یہ دونوں ہی تصور غلط ہیں نہ مال دے کر ہم راضی ہے اور نہ مال لے کر ہم تم سے ناراض ہے ایسا بولو نہیں ہے یہ غلط تصور ہے جو تم نے خودی بنایا ہے دنیا والوں اپنے تصور خودی بنا کر پھیرتے ہو میری بھی سُن لو ایسا نہیں ہے ہم دولت سے کسی کیساتھ خوشی کا اِظہار نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کی غربت سے اسکے ساتھ ناراض ہوتے ہیں جبکہ عام تصور کیا ہے کیا یہ نہیں ہے وہ

دیکھو جھونپڑی میں رہتا ہے دیکھو کتنا گنہگار آدمی ہے بچارہ گوڑھی گوڑھی دامحتاج آئے دیکھو اس کی کیا زندگی ہے اللہ معاف کرے پتہ نہیں کیا جرم کیا ہوگا اس نے مطلب ہم دور سے تصور کرر ہے ہیں اس کو دیکھ کر کہ یہ ریڑی والا جو ہے اس نے یقیناً کوئی نہ کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہے تبھی زندگی کے دن میں سے گزر رہا ہے اور کسی بیچارو والے کو امیر کبیر فوراً کہہ دیتے دیکھیں جی کیا بات ہے اس کی تو لگتا ہے اِس کا حج بھی قبول ہے اِس کے تو عمرے بھی قبول ہے اس کی تو ہر عبادت قبول ہے تبھی تو دیکھو زندگی انجوئے کرر ہا ہے یہ فضول سوچ ہے اس کا کوئی تعلق اللہ کی ذات سے نہیں ہے تو اللہ فرما رہا ہے کہ یہ میں نے کبھی نہیں کیا ہے بندے کا تمہارے سامنے رکھ رہا ہو کہ وہ ایسا سوچتا ہے ایسا نہیں ہے۔

حضورﷺ کی ساری زندگی اِس پر گواہ ہے کہ اگر دولت ہی معیار ہوتا تو آقاﷺ اِس کائنات کے سب سے امیر ترین آدمی ہوتے کیونکہ حضورﷺ محبوبِ خدا ہے اللہ کی ذات کے مظہر ہیں اللہ کی ذات کا مظہر ایسی زندگی گزار کر گیا ہے کہ ایک ہفتہ بھی مسلسل کھانا نصیب نہیں ہوا ہے ایک ہفتہ بھی زندگی میں ایسا نہیں ہے کہ جو چین سے گزرا ہو جس میں کوئی ٹینشن پریشانی حضور پر نہ آئی ہو یہ ایک ہفتہ بھی نہیں ہے سیرت میں کھلا لکھا ہوا ہے اور اِس قدر آپﷺ پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے گئے ہیں کہ آپﷺ نے فرمایا

''اگر میری مصیبتیں اکٹھی کرو تو سارے نبیوں سے زیادہ ہے''

تمام نبی اکٹھے ہو کر بھی اُتنی پریشانیاں نہیں اُٹھا سکتے جتنی اکیلے محمدﷺ نے برداشت کی ہیں تو اس قدر اگر عہدے اور معیار ہی ہوتے تو سیدنا ابوبکرؓ سے بڑا کون ہے 'افضل البشر بعد الانبیاء' نبیوں کے بعد سب سے اعلیٰ انسان ہے لیکن وصال ہوتا ہے تو حالت یہ ہے کہ ایک ہی کپڑا ہے اور ایک ہی چادر ہے سیدنا فاروق اعظمؓ جیسا کون ہوسکتا ہے کہ ' اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا' تو کیسے کیسے لوگ دنیا میں آئے اگر یہ سارا کچھ معیار ہوتا تو یہ لوگ اس بات کے کہ یہ اچھی عیاشی والی لائف گزار کر دنیا سے چلے جاتے تو جو تصور عام انسان پر ساری زندگی حاوی رہتا ہے اور وہ مرجاتا ہے اسی تصور کیساتھ آخری عمر تک چلا جاتا ہے سفید بال ہوجاتے ہیں داڑھی سفید ہوجاتی ہے اور اُن کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ دولت معیار نہیں ہے اللہ کے نزدیک یہ تصور واضح ہوجائے تو سوچیں معاشرے کے اندر سکون پھیلے میں کتنا سکون ہوجائے کہ بئی یہ تو معیار نہیں تھا۔

آقاﷺ فرماتے ہیں کہ

قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ سے آواز آئے گی اللہ آواز دے گا 'اے بادشاہوں اے تاج والوں اے دنیا داروں عہدے رکھنے والوں آج بتاؤ کس کا تاج سلامت ہے آج بتاؤ کس کا عہدہ سلامت ہے اور آج بتاؤ کس کی بادشاہت سلامت ہے اگر سلامت ہے تو بس اللہ کی بادشاہت سلامت ہے آج کون ہے میرے سامنے کھڑا ہونے والا کھڑا ہو کون ہے کوئی بھی نہیں ہوگا تو دیکھو آپ ابھی سے اِس تصور کو سمجھ رہے ہیں تو آپ میں سے بہت سارے بچوں کی زندگی شروع ہوئی ہے آپ میں سے بہت سارے بچے جوان ہے بیٹیاں جوان بیٹھی ہیں تو اگر آپ اِس تصور کو سمجھ جائے گے تو آپکی زندگی کی ۹۹ فیصد ٹینشن یہی پر ختم ہوجائے گی کہ بئی یہ معیار ہی نہیں اللہ کی نزدیک اگر بہت زیادہ دولت آجائے گی تو مجھے پریشان ہونا ہے نا کہ خوش ہونا ہے اب اس کا ایک ایک پیسہ ایک ایک دبڑی جو ہے اس کو کیسے میں نے خرچ کرنا ہے

آقاﷺ کی احادیث آپﷺ نے فرمایا ہے کہ

''میری اُمت کے غربا میری امت کے امرا سے پانچ سو سال پہلے جنت میں چلے جائے گے''

کیوں ۔۔۔حساب ۔۔۔بئی جس محل میں تم رہے ہو حساب بھی تم نے ہی دینا ہے جس کوٹھی اور جس کار کو تم اِستعمال کرتے ہو اُسکی ایک ایک پرزے کا حساب تم نے دینا ہے یہ اِتنا آسان نہیں ہے لگتا بڑا آسان ہے لوگ بہت خوش ہوتے ہیں یہ چیزیں لے کر گوٹھیاں بنالو چار کارخانے بنا چھ بنالو لوگ بہت خوش ہوتے ہیں تو اس کی ایک ایک دیوار کی انیٹ کے اندر جو ریت لگی ہوئی ہے نہ اُس کا بھی حساب دیا جائے گا بئی قیامت کا دن کوئی مذاق ہے جس میں پچاس ہزار سال لگ جائیں گے اور اللہ نے اتنا بڑا انتظام کرنا ہے اس کا اگر وہ یونہی ہے کیا مطلب ہے اِس سب کا یہ قرآن کی آیتیں ہم بار بار کیوں پڑھ رہے ہیں کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں میعار یہ نہیں تھا تم نے غلط جوڑ کر لیا تم اپنے اس دھندے میں پِسے رہے یہ ایسا جال ہے بچوں جو اس میں چلا گیا نہ آپ اِسکے لیے نہ دنیا رہتی ہے اور نہ دین رہتا ہے۔

ےنا خدا ہی ملا اور نہ وصالِ سنم نہ اِدھر کے رہے اور نہ اُدھر کے رہے

دونوں ہی جاتے ہے تو اللہ فرما رہا ہے کہ یہ اگر میں نے تمہیں یہ دے دیا ہے نہ تو اس پر زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے اپنی جائیداد کو اپنے پاس رکھو اپنی گاڑوں گوٹھیوں کو اپنے پاس رکھو میں نے اس کا معیار نہیں بنایا تھا میں نے تجھ پہ یہ عزت اِس لیے دی ہے کہ میں دیکھوں کہ تو آگے اِس کو کتنا نوازتا ہے کیونکہ ہم نے غریبوں کا حصہ تیری جیب میں ڈالا ہے اب وہ حصہ تو دیتا ہے کہ نہیں دیتا ہے بس یہ بات ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو ہم جلد ہی یہ تجھ سے واپس لے کر پھر کسی اور حقدار کو دیں گے جو اِس کو تقسیم کرے گا تمہیں ہم نے علم دیا ہے اور تمہیں ہم نے شعور دیا ہے سوچ وفکر دی ہے تو اُس سوچ کو اپنے پاس کیوں رکھے بیٹھے ہو اُس کو آگے تقسیم کرو لوگوں کو بتاؤ کہ علم کیا ہے شعور کیا ہے تاکہ لوگوں کے اندر وہ روشنی پہنچے ورنہ وہ چیز ہم ضائع کر دے گے۔

اور اِسی طرح اگر تم غریب ہو گئے ہو تو خبردار میرے ساتھ نہ ایسا کچھ کہہ دینا حلانکہ اللہ نے لفظ استعمال کر لیے ہیں **فَيَقُولُ رَبِّىٓ أَهَـٰنَنِ** میرے رب نے ہی مجھے ذلیل کر دیا ہے' میں دکانداری کرتا ہو تو دکان نہیں چلتی میں investment کرتا ہوں ضائع ہو جاتی ہے میں جاپ کرتا ہو تو وہاں سے جواب مل جاتا ہے میں بیچ ڈالتا ہوں سڑ جاتا ہے اور میری فصل ہوتی ہے تو اُس میں نقصان ہو جاتا ہے جدھر جاتا ہوں اُدھر سے ہی جواب مل جاتا ہے میرے رب نے مجھے تو ذلیل ہی کر کے رکھ دیا ہے یہ بھی عام لفظ بولتے ہیں لوگ آپ اگر اِس طبقے کے لوگوں کیساتھ بیٹھ کے تو دیکھیں زرا تو وہ یہ عام لفظ بولتے نظر آتے ہیں کہ 'ساڈی تے اللہ سُندا ہی نہیں' تو یہ جملے جو ہیں وہ یہ کفریہ جملے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا ہے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی نہ سُنے تو یہ دونوں طریقے ہی آزمائش کے لیے دیئے گئے غربت بھی آزمائش ہے اور امیری بھی آزمائش ہے فرق یہاں پڑے گا کہ جب تم امیر تھے تو تمہارا ردِعمل کیا تھا اور جب تم غریب تھا تو تمہارا ردِعمل کیا تھا اگر تم امیر تھے تو کیا تم نے اپنی دولت اِستعمال کی غریبوں کے لیے وہ بوڑھا جو بچارہ کسی دکان سے اناج کی بوری چوری کر کے بھاگنے لگا تو لوگوں نے جب اس کو پکڑا اس کو مارنے لگے انہوں نے کہا سفید داڑھی ہے ٹھہر و تو سہی اس سے پوچھو اس نے کیوں اٹھائی ہے اس نے کہا کہ کئی دن سے میں یہاں چوک میں کھڑا ہو کر میں اپنی دیہاڑی کے لیے آتا ہوں لیکن میری دیہاڑی نہیں لگی میرے بچے بھوکے ہیں میرے بچے بھوکے ہیں ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو اب مجبور ہو کر میں نے چوری کی ہے تو بوڑھا جب یہ عمل کر رہا تھا تو اس شہر کا جو امیر ہے وہ اِسکے لیے جواب دہ ہوگا جواب دہ ہے کہ تم نے ایسا نظام کیوں نہیں بنایا کہ تم نے لوگوں کو اپنی دولت کا حصہ کیوں نہیں دیا اور تمہارے قریب کتنے ایسے لوگ تھے جو اس حالت تک پہنچ چکے تھے کہ وہ سوال تو نہیں کرتے تھے لیکن اُن کی زندگیاں جہنم سے بھی بدتر ہو چکی تھی تم نے کیوں نہیں اُن کا ساتھ دیا اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ دولتِ عثمان

جیسی برکت والی ہے ہے ورنہ اِس کو لے کرصرف سانپ اور بچھوا کھٹے کرنے کے ہی برابر ہے اِنہیں ابھی اندازہ ہی نہیں یہ جو بنے پھیرتے ہیں بینر لگا لگا کر جو کہتے ہیں مینوں ووٹ دوووٹ مینوں دومیں وزیر بنا چاہتا ہوں خدا کے لیے مجھے ووٹ دے دوگھروں میں آآ کر مانگتے ہیں اشتہار لگا کر کروڑوں روپے جلسے مجھے وزیر بنادو کسی طریقے سے یہ تو محترم جب وہاں کھولے لگا نہ معاملہ یہ اس دن سمجھ آنی ہے وزارت کس شے کا نام ہے اگر یہ سمجھ میں آجائے

فاروق اعظم کا قول سنیں آپ نے فرمایا'

''اگر کسی وزیر کو پتہ چل جائے کہ اللہ کے ہاں اس کی کیسے پوچھ ہونی ہے اُس کی سات نسلیں وزارت سے توبہ کرلیں''

میں وزیر نہیں بن سکتا خدا کا واسطہ تم بن جاؤ وزیر مجھے نہ بناؤ کیونکہ اُس کی جو پوچھ ہے جتنے اس کے علاقے کے لوگ ہیں حضرت عمرؓ نے یہاں تک کہہ کر حد کر دی کہ اگر دریا کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر گا تو عمر پکڑا جائے گا اس کے بدلے میں گریبان عمر کا ہوگا۔

یہ خدا کی قسم جملہ مذاق نہیں ہے سچ ہے عمر فرمار ہے ہیں کہ میرا گریبان پکڑا اگر کتا بھوکا مر گیا اور یہاں انسانوں کے انسان مرتے چلے جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مجھے ووٹ دے دو کسی طرح بس کہ میں وزیر بن جاؤ ترس آتا خدا کی قسم مجھے اِن سب پر اِن کی ذاتوں پر ترس آتا ہے کہ یہ کتنے پریشان ہوں گے اُس دن اور لوگ دیکھ دیکھ کر سڑتے ہیں کہ کاش میرا بچہ بھی وزیر بن جائے میرا بچہ بھی فلاں ہو جائے یہ نہیں ہے محترم جتنا بڑا درجہ اُتنی بڑی آزمائش جتنا بڑا مقام اُتنا بڑا امتحان اِس لیے پہلے سوچ لو کہ کیا مانگتے ہو میں نے اُس دن بھی واقع عرض کیا تھا کہ حضورﷺ کے صحابہ نے بھی جب مانگا تو آپﷺ نے کہا کہ نہ اِس کو نہ مانگو یہ نہیں ٹھیک قناعت پسندی بہترین دولت ہے (سبحان اللہ) جس حالت میں تم ہو اُس حالت میں اللہ کا شکرادا کروں اپنی اُس چادر سے باہر نہ نکلو اپنے آپ کو اُتنا ہی رکھو جتنے تم ہو بس اللہ خوش رہے گا تم سے اور جہاں تم نے کسی کا حق مار کے بڑا بننے کی کوشش کی بڑے تو بن جاؤ گے بڑے تو ہو جاؤ گے لیکن وہ وقتی طور پر ہوگا تھوڑی دیر کے لیے ہوگا تھوڑے عرصے بعد وہ تمام لوگ لعنتیں بھیج رہے ہوگے لوگ تھوک بھی نہیں پھیکیں گے کہ سھوک ضائع ہو جائے گا اِس قدر ذلالت تمہارا مقدر بن جائے گی۔شروع شروع میں تو بڑی ٹپ ٹاپ نظر آتی ہے لاش پاش نظر آتی ہے بڑا حسین ماحول نظر آتا ہے لوگ سلامیں کررہے ہوتے ہیں دو چار سال بعد وہی لوگ جیل میں سڑ رہے ہوتے ہیں اور آج تک کتنے لوگ حکمران ہماری نظر میں سے گزرے وہ سارے اسی طرح جو عبرت کا نشان بن گئے۔

لہذا اللہ فرمار ہا ہے کہ یہ کوئی میرا معیار نہیں تم نے خود ہی بنایا اور اگر میں نے عزت دی ہے تو اُس پر اتراتے پھیرتے ہو اور اگر غربت دے دی ہے تو اب غریب کو کیا کرنا ہے اگر ایسا ہو گیا ہے کہ اس کے اوپر ایسے معاملے پڑھ گئے ہیں کہ وہ غریب ہو گیا ہے معاملات خراب ہو گئے ہیں تو اُس نے ہر صورت صبر کرنا ہے اس نے صبر کے ساتھ زندگی گزارنی ہے اور محنت اپنی جاری رکھے بیشک اس کے لیے سارے راستے بندر ہیں لیکن محنت اپنی جاری رکھے۔

آقاﷺ نے فرمایا کہ

'مجھے اللہ ایک دن کھانے کو دے اور ایک دن مجھے بھوکا رکھ جس دن میں کھانا کھاؤ اُس دن میں تیرا شکرادا کروں اور جس دن بھوکا رہو اُس دن صبر کرو

مولا مجھے دونوں زندگیاں دے میں ایک یہ نہیں کہ ساری زندگی کھانا ملتا رہے میں یہ بھی نہیں چاہتا اِس سے صبر نہیں ہوگا اور اگر ساری زندگی صبر کرتا رہو تو یہ بھی ٹھیک نہیں ہے اِس سے شکر کی بھی توفیق نہیں ملیں گی تو مولا دونوں زندگیاں عطا فرما۔میں اکثر کہا کرتا ہو کہ مڈل کلاس جو طبقہ ہے وہ اصل میں سہی زندگی کو انجوئے کرتا ہے اِس سے باہر نکلنے کی دعا نہیں کرنی چاہیے مڈل کلاس کبھی خوشی کبھی غم اور کبھی دکھ رنج اور کبھی بُرے دن آ گئے اور کبھی اچھے دن آ گئے یہ زندگی اچھی ہے اِس کو ہی رہنا چاہیے اور یہ ہی حضورﷺ نے مانگی ہے (سبحان اللہ) یہی زندگی آقاﷺ کی بھی زندگی ایسی تھی۔

اب یہ گفتگواللہ نے کر دی کہا اگر تم غریب ہوتو اِس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے نہ میں نے تم کو غریب کیا اور نہ میں چاہتا ہو کہ تم غریب ہو میرے تو خزانے بھرے پڑے ہیں بے شمار ہیں میں تو جتنا چاہے دے دوا ور بلکہ فرمایا کہ ساری زمینوں و آسمان کے فرشتے اور اِنسان جنات مچھلیاں لا ہوت مل کر اور جتنے میں نے جہان پیدا کیے ہیں سولہ ہزار جہان پیدا کیے وہ سب اکٹھے ہو جائیں اور ہر ایک مجھ سے مانگے اور جتنی میں نے اُن کو زندگی دی ہے وہ مانگتا چلا جائے جو وہ کہے میں اُسے دیتا چلا جاؤ میری ساری مخلوق مانگتی جائے میں دیتا چلا جاؤ پھر بھی میری رحمت کے سمندر میں اتنی کمی بھی نہیں ہوتی جتنا کسی سوئی کو ڈبو کر دریا سے نکالا جائے اُس کے نوک پر جو پانی ٹھہرتا ہے جتنی کمی دریا کو ہوئی ہے اِتنی کمی میرے سمندر کو بھی نہیں آتی ہے اِتنی برکتیں میرے پاس ہیں میں نے کیوں تجھے غریب کرنا ہے یا میں نے کیوں تجھے ذلیل کرنا ہے ہم کیوں کرے گے تجھے ذلیل ہم نہیں کرتے ہیں اور نہ ہم کر سکتے ہیں یہ تو ایک پروسیس ہے ہم نے دنیا کا نظام چلانا ہوتا ہے ہم نے کسی کو امیر کرنا ہے اور کس کو غریب کرنا ہے۔۔۔۔ پیسے ہی نہیں جیب میں تھوڑے بہت ہیں اسی سے وہ گزرے کرتا ہے زرہ آ جائیں آپ دیکھ لیں میرا تجربہ رہا دیکھے ایسے لوگ جو مزدوری کرتے ہیں دیہاڑیاں لگاتے ہیں کہ زرہ اچھی دیہاڑی لگ جائے نہ کمائی ہو جائے تو اُسی دن سینیمہ پکا ضرور جا کر فلم دیکھے گے یا سٹیج درامہ جا کر دیکھے گے پتہ ہے کہ پیسے آ گئے ہیں تو لحاظہ وہ اُسی دن کوئی نہ کوئی جا کر خاباست کرے گے اُن پیسوں سے لہذا وہ اندر خواہشیں دھی ہوئی ہیں نہ مال نہیں ہے وہ دھی ہوئی ہیں لحاظہ وہ دھی رہتی ہیں وہ جونہی مال آتا ہے وہ باہر آ جاتی ہے اور پھر وہ شام کو جا کر وہی گند کھا کر واپس آتے ہیں اور اگلے دن پھر وہی دو روپے اور چار روپے فرمایا ایسا ہی ہے آپ دیکھ لیں۔

اللہ فرماتا ہے کہ میں بہت سے بندوں کو اِس لیے غریب رکھتا ہو کہ اُن کے ایمان ضائع ہو جائے اگر میں اُن کو امیر کر دوں اور میں بہت سارے امیروں کو اِس لیے امیر رکھتا ہو اس لیے دولت دے دیتا ہوں کہ اگر میں اُن کو غریب کر دو تو اُن کا ایمان ضائع ہو جائے ہم نے اُن کی اندر سے تخلیق ایسی کی ہے کہ اگر ان کے پاس پیسہ نہ ہو تو وہ قاتل کر دیں لوگوں کو لوگوں کو مارنا شروع کر دے مخلوق کو تکلیف دیں وہ میری مخلوق کو پریشان کر دیں وہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ اُس کے پاس پیسے نہیں ہیں لحاظہ ہم اُسے پیسے دے کر کر اس کی اس شے کو کنٹرول کر لیتے ہیں اور اُس بندے کو مال دے دیتے ہیں تا کہ اُس کی زندگی بھی اچھی رہیں اور دوسروں کی بھی زندگیا چھی گزرتی رہے تا کہ وہ قیامت کے دن تک ہو جائے دیکھو کیسی پلاننگ ہے اللہ کی تو اِس لیے کبھی نہ پریشان ہونا (انشاء اللہ) **جس حالت میں اللہ نے رکھا ہے اُس حالت میں خوش رہنا بچیوں کے لیے تو بہت ضروری ہے** جب تم نے دوسرے گھر جانا ہوتا تو سب سے پہلا طعنہ وہ اپنے والدین کو یہی دیتی ہے جب اُن کو وہاں تنگی آتی ہے پریشانی آتی ہے تو یہی طعنہ مارتی ہو تم لوگ دیکھو کہ میرے والدین نے میری کہاں شادی کر دی جہاں غریب غرباسارے رہتے ہیں کھانے کو نہیں ان کے پاس تو یہ سب فضول بات ہے تم روپٹ لو جتنا مقدر میں لکھا اللہ نے اُتنا ہی ملنا ہے اُلٹے لٹک جاؤ بیشک الٹے جتنا اللہ نے لکھ دیا ہے اُتنا ہی آنا ہے تو پھر رونا کس بات کا ہے تسلی سے زندگی گزارو نمازیں پڑھو قرآن پڑھو اور اللہ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

پریشانی کس بات کی ہے کیوں تم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے ہو اگر لڑوں گے پھر بھی اُتنا اور اگر نہیں لڑوں گے تو جب ہے ہی اُتنا تو پھر آپس میں مارا ماری کیوں ہے ختم ہو گی ہر چیز انسان کی زندگی آسان ہو گئی محنت ہے بس اس کو چھوڑنے کا حکم نہیں ہے کیونکہ قرآن میں بھی ہے کہ لیس الانسان الا ما سعاءٗ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے سوائے وہ جو محنت کرے۔ اللہ کہہ رہا ہے محنت اپنی جگہ ہے وہ تم نے کرتے رہنا ہے یہ کہنا کہ فاروقی صاحب نے کہا تھا گھر بیٹھ جانا ہر شے ملے گی تو یہ مراد ہرگز نہیں ہے محنت اپنی جگہ ہے کرتے رہنا ہے لیکن زیادہ کی طلب میں لڑائی کرنا فساد کرنا یہ فضول ہے

بزرگوں نے تو بھی فرمایا

کہ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے اگر اُس نے دس لاکھ کا ڈاکہ ڈالا ہے یا اُس نے فراڈ کیا ہے فراڈ کے ساتھ بیس کروڑ کی جگہ ذابت کر لی ہے تو وہ اُس کے رزق میں سے تھا وہ چور نے اگر دس لاکھ چوری کی ہے یا ڈاکہ مارا ہے یا رشوت لی ہے وہ اُسی کا تھا اللہ نے دینا ہی دینا تھا لیکن اُس نے حرام طریقے سے لیا تو بتاؤ پاگل ہے سمجھدار ہے یا بے وقوف ہے بئی ایک شے ہے ہی تیری تو یہ موبائل تیرا ہے تو ہم لکھ دیا کہ یہ تیرا موبائل ہے تیرے مقدر میں لکھ دیا بس لینے کے لیے کہا حلال طریقہ استعمال کرنا ہے پوچھ کر کہنا ہے اٹھالوں اٹھالے اور اگر سارے چلے جائیں تو اٹھایا ہے اسی کا تھا لیکن غلط طریقہ استعمال کیا سے جنت کا دروازہ کھولنے والا ہی تھا لیکن اُس کو بند کر کے دوزخ کی طرف چلا گیا بے وقوف اور اندر ہی اندر یہ خوش ہو رہا ہے کہ میں نے بہت بڑا فراڈ کھیلا دیکھو اور بیس کروڑ بنک میں پڑے ہیں یہ وہی ہیں جو تیرے اپنے تھے یہ کسی اور کے نہیں ہیں یہ تیرا ہی رزق تھا لیکن تم نے غلطی سے حرام طریقے سے اس کو لے لیا تو اگر یہ چیز سوچ لی جائے پہلے ہی تو کوئی بھی بُرائی کا تصور نہیں کر سکتا میری چیزیں تھی تو میں تصور کرتا ہے کہ میرا رب مجھے حلال طریقے سے دے اور حرام سے لے لو گا مل جائے گی اور زیادہ جلدی کرو گے تو جلدی مر جاؤ گے کیونکہ رزق جلدی پہنچ جائے گا تو جلدی آ گیا تو جلدی موت ہے اور اگر تھوڑا تھوڑا آتا رہا تو لمبی زندگی ہے کئی حکمتیں ہے۔ اللہ توفیق دے

آخری بات

یہ جو میں ایسا کرتا ہوں لوگوں کے ساتھ اگر میں کسی کے ساتھ ایسا کردوں خود کروں تو اللہ آگے وجوہات بیان کر رہا ہے۔

بڑی خاص باتیں ہیں اللہ فرما رہا ہے ایسا نہیں ہے' کلا' کا آگے لفظ ہے اور اِس کا ترجمہ ہے ایسا نہیں ہے اس کا مطلب اللہ نے نیگیٹ کر دیا بلکل اللہ نے تمہارے تصور کو ختم کر دیا کہ ایسا نہیں ہے جو تم سوچ رہے ہو ایسا نہیں ہے کیا ہے **بَل تُكْرِمُونَ الْيَتِيم**

☆ اُس کی پہلی وجہ یہ ہے اگر میں کسی سے واپس لوں یہ عزتیں یہ برکتیں تو اُس کی پہلی وجہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے یتیم جو ہوتا ہے نہ جس کا باپ دنیا سے چلا جائے وہ جس عزت کا حقدار ہے جو احادیثوں نے اور قرآن نے اُس کو عزتیں دی ہے اگر اس کا تصور ہو جائے نہ سہی خدا کی قسم ہمیں اندازہ ہو جائے اللہ نے یتیم کے حوالے سے کس قدر محبت کا اِظہار بھی کیا ہے اور اُس کی عزت کا کس طرح خیال رکھا ہے۔

کتنے پیار سے کہا اللہ نے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اگر کوئی بچہ یتیم ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اُس کیساتھ محبت کرو۔ فرمایا کہ جس بچے کے سر پر کوئی ہاتھ پھیرے اور وہ یتیم ہو تو جتنے بال اُس کے ہاتھ کے نیچے آتے ہیں تو اللہ اُس کو ہزار سے ضرب دے کر نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ کہ میرے یتیم بندے کے سر پر ہاتھ رکھا ہے پیار سے آقا ﷺ نے اِسکی بڑی تاکید فرمائی ہے خود بھی آپ ﷺ نے یتیموں کے ساتھ شفقت کی ہے آپ ﷺ کے بھی والد کا وصال ہو چکا تھا آپ کہ پیدائش سے پہلے تو لہذا یتیم کی بڑی عزت اور برکت اللہ نے بیان کی ہے فرمایا کہ جس گھر میں یتیم ہوتا ہے یتیم بستا ہے جس گھر میں یتیم پلتا ہے اللہ کی رحمتوں کے ۲۴ ہزار فرشتے اُس گھر پر پیرا دیتے ہیں۔ جس گھر میں یتیم کی عزت اور تقرب کی جاتی ہے تو ایسے کئی لوگ ہیں ہمارے معاشرے میں جو یتیمی کی زندگی گزار رہے ہیں اور لوگ اس سے بے بہرہ ہیں تو پہلی وجہ یہ بتائی ہے کہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے اس لیے ہم وہ مال تم سے واپس لے لیتے ہیں۔

☆**وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْن** دوسرتم کھانا نہیں کھلاتے لوگوں کوتم روٹیاں نہیں کھلاتے تم لوگوں کودعوتیں نہیں دیتے اُس مال کوبینکوں میں رکھ کرسڑتو رہے ہولیکن اُس مال سے لوگوں کے پیٹوں میں کچھ نہیں جارہالوگ کھانہیں رہے تیرے مال سے میری مخلوق پل نہیں رہی مسکین کو اورعام آدمی کوتیرامال پہنچ نہیں رہایہ دیکھیے کہ کیسی ایک باریک بات کردی ہے کہ تم کھانا نہیں کھلاتے تم دعوتیں نہیں کرتے لوگوں کودینالوگوں کوکھیلاناتمہارا وتیرہ نہیں ہے آپ دیکھیں کہ آج تک دنیامین جتنے اللہ والے آئے ہیں وہ سب سے پہلے اِسی شے سے پہنچانے جاتے ہیں کہ اُن کالنگرچل رہاہوتاہےاور یہ **بات بلکل عیاں ہے کہ اگرکوئی اللہ والا ہوگا تولنگرضرورہوگا۔**

لنگر کا توپہلاتصور ہے اگروہ زندہ ہےتو بھی اور اگر وہ مرگیا ہےتو بھی لنگروہاں ضرورچل رہا ہوتا ہے جاؤ جا کر دیکھوداتا صاحب کی قبرپرتورونقیں لگی ہےوہاں لنگرچل رہاہےدیگیں بنٹی جاروی ہیں چاول بنٹے جارہے ہیں مخلوق کھارہی ہے آج بھی۔ جاؤغوث اِعظم کی قبرپرجادیکھ لو جاؤ پیرمہرعلی جاکردیکھ لو لنگرچل رہاہےاگر یہ اللہ فرمارہاہے کہ جوامیرایسانہیں کرے گا کہ اُس کے مال سے لوگ نہیں پلیں گےتو یہ دوسری وجہ ہوگی کہ ہم واقعی میں اُس کا جینا حرام کرے گےاورہم اُس کومحروم کردیں گے اُس کی دولت سے تولہذاروٹیاں کھلایاکرو(انشاءاللہ) دعوتیں کیاکرولوگوں کوبلایاکروں دوستوں کوبولالیاعزیزوں کوبولالیا بہانے بہانے سے بلالیاکبھی کسی کی دعوت کردی کبھی کسی کی دعوت کردی جتنے جوگے ہووہ کیاکرودال روٹی ہےتو وہ بھی جاری رکھا کرو یہاں تو یہ حال ہوگیا کہ لوگوں کے رویے اِس قدربگڑ چکے ہیں کہ گھرمیں اگرمہمان آجائےتوناک منہ چڑھاتے ہیں کہ کیاہوگیایہ کیوں آگئے ہیں حالانکہ وہ تواس قدربرکت لےکرآیاہے وہ تمہارارزق تھوڑی کھانے آیاہے وہ تواپنے ہی رزق سے حصہ لینے آیاہے وہ تیری جیب کا جو پیسہ ہے وہ اُس کے لیے ڈالا گیا ہے جناب نکالیں اوراُس کے لیے کچھ پکائیں وہ پیسہ تیرانہیں ہے وہ اسی کے لیے تیری جیب میں رکھا گیا تو آج توخیریہ حالت ہوگئی۔تولہذافرمایا کہ اگرتم میرے مسکین کوکھانانہیں کھلاتے تواگرمیں کھولواِس بات کوتویہ بہت بڑااللہ کارازہےاللہ کبھی بھی اپنی مخلوق کوبھوکانہیں رہنے دیتاہرمخلوق کوکھلاتاہےوہ اورایسی مخلوق کوبھی کھلاتاجواُس کے سرے سے ہی اِنکارکرتے ہیں کہتاہے نہیں بےشک تم ہمیں نہ مانولیکن تم میرے بندے ہویہ روٹی کھالویہ پانی پی لو۔

آپ دیکھیں وہ رازکی بات جب حضرت عائشہؓ پوچھا تھا آقاﷺ سے جب آپ بڑے خوش نظرآئےتوفرمایا کہ حضورﷺ آج بڑے خوش ہیمیں سمجھ نہیں رہی حضورﷺ ایسا کیاہےآج کیوں آپ بڑے خوش نظرآرہے ہیں توفرمایاآقاﷺ نے

اے عائشہ آج طبیعت بڑی اچھی خوش ہے جوجی چاہتاہے مانگ لومانگوکیامانگتی ہودل خوش ہے حضورﷺ رحمت العالمین بھی تو ہے نہ توبادشاہ کبھی کبھی موج میں آتاہےتوخودبادشاہ بھی توہے

ے بیٹھاہے چٹائی پےمگرعرش نشین ہے

وہ عرشوں پربھی توبیٹھے ہیں کہاعائشہ مانگ لےتو آپؓ گئی اورحضرت ابوبکرؓ سے جاکرپوچھا کہ کیامانگوحضورﷺ کہہ رہے ہیں کہ مانگ لوتوفرمایاکہ معراج کی رات جوخلوت میں اللہ سے باتیں ہوئی جاؤوہ پوچھ لوکیونکہ وہ آج تک حضورﷺ نے کسی کوبتائی نہیں مجھے بھی نہیں بتائی توبیوی ہےاوربیوی کے ساتھ معاملہ کچھ اورہوتاہےتوآپ ضرورپوچھیں جاکےاُن سےآپ آئی اورکہا آپ نے وعدہ کیا تھا تو مجھے آپ معراج کی خلوت کی باتیں سمجھائےفرمایاچلوضروربتاتاہو لیکن یہ بتارہاہوں یہ تیری سوچ نہیں لگتی یہ لگتاہے تجھے ابوبکرنے مشورہ دیاہے کیونکہ ایسااعلیٰ سوچ کامعاملہ اُسی کے ساتھ ہے کہ وہ میری وہ چیزیں جان لیتاجو کسی اورکے بس کی بات نہیں ہے کہاجی جی بلکل والدصاحب نے ہی مشورہ دیاہے کہ یہ پوچھ لوفرمایامیں تمہیں دوباتیں بتاتاہوں کہ جومیرےرب نے مجھے خلوت میں لےجاکرکہااےمحمدﷺ جب تیرے پاس کوئی بھوکاآجائےتواُسے روٹی کھلادینایہ دیکھیں کہاں لےجاکربولی یہ بات خلوت میں اورکہاں جاکر

معراج میں زمین سے گزر کر آسمانوں کی بلندیوں سے آگے تمام جہاں فاصلے بھی ختم ہو جاتے ہیں وہاں سے بھی آگے جا کر اللہ کے اُن قربت کے اعلیٰ لمحات جا کر پر منزلیں طے کرنے کے بعد کہاں خلوت میں جہاں کوئی نہیں ہے اللہ اور رسول کے سوا کیا بات ہو رہی ہے

کہ اے محمد ﷺ بھوکے کو روٹی کھلاؤ

حد ہو گئی مولا یہ کیا یہ تو زمین پر بھی تو اُتار سکتا تھا نہیں یہ بڑا خاص حکم ہے اِس کو اندر لے جا کر بتایا ہے اور بظاہر لگ رہا ہے یہ تو بہت چھوٹی سی بات ہے اور یہ کونسا بہت بڑا معاملہ ہے حضور تو پہلے بھی یہ کرتے تھے نہیں نہیں یہ میرا راز ہے جو میری مخلوق کو کھلاتا رہتا ہے میں اُس کو کھلاتا رہتا ہوں وہ چاہے کوئی بھی ہو میری مخلوق بس اُس سے خوش رہے تو فرمایا اے محمد ﷺ میری مخلوق کو کھانا کھلاؤ۔

☆ دوسری بات اے عائشہ ؓ یہ کی کہ اے محمد ﷺ **اگر تیرے پاس کوئی پیاسا آجائے تو اُسے پانی پلا دو**۔ معراج کی رات خلوت میں پانی پلا دو یہ اِس قدر برکت والی بات ہے یہ اس قدر عام بات ہے جس کو ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے ناک سے مکھی کی طرح اڑا دیتے ہیں جا پی خود ہی جا کر جا کھا خود ہی جا کر لیکن اللہ اِس کو خلوت میں لے جا کر یہ کہہ رہا ہے کہ اے محمد ﷺ یہ تو نے کرنا ہے اور کہا بھی اُس کو جا رہا ہے جو پہلے بھی یہ کام بڑے احسن انداز سے کر رہا تھا پہلے ہی حضور کی زندگی اس سے مذئین تھی اور چالیس برس سے اِس دنیا میں حضور ﷺ نے کیا ہی کیا ہے جب آپ ﷺ پر وحی اُتری اُس سے پہلے پہلے حضور ﷺ کھلاتے اور پلاتے ہی تو تھے۔

☆ **حضرت سیدہ خدیجہ ؓ نے کیا علامتیں بیان کی تھی** جب آپ ﷺ آئے تھے غارِ حرا سے وحی لے کر تو سیدہ خدیجہ ؓ نے یہی کہا تھا کہ آپ ﷺ بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور پیاسوں کو پانی پلاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں آپ کو کوئی غم نہیں ہو سکتا وہ تو پہلے ہی لیکن پھر بھی اللہ نے خلوت میں جا کر کہا اے محمد ﷺ یہ دو کام ہیں یہ تو نے کرنے ہیں ان کا اِحسان ہے ہماری ماں کا (سبحان اللہ) کہ اُنہوں نے پوچھا اور حضور ﷺ نے بتا کر اپنی اُمت کے لیے اس کو مشعلِ راہ بنا دیا اپنی اُمت کے لیے اس کو کھول دیا کہ یہ کھلانا اور پلانا کتنے بڑے کام ہیں کہ خلوت کی راتوں میں اللہ نے اپنے نبی سے یہ باتیں کی ہیں۔

ایک اور تھی یہ بھی سُن لیں

☆ **اے محمد ﷺ اگر تجھ سے کوئی رشتہ توڑے تو تم رشتہ جوڑ دو** اُس کو ٹوٹنے نہ دو کوئی توڑ رہا ہے بھاگ رہا ہے توڑنے کے لیے بے تاب ہے تم جاؤ اور جا کر جوڑ دو رشتہ وہ خود چلا جاتا ہے جائے تمہاری طرف سے نہ ٹوٹے صلہ رحمی کرتا قطع رحمی نہ کرنا رشتے جوڑنا توڑنا نہیں (سبحان اللہ) اللہ توفیق دے میرا تجربہ رہا آج بھی اللہ نے جتنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازا ہے اُس کے پیچھے بڑی وجہ یہ بنیادی وجہ ہے جو کبھی نہیں چھوڑی ہم نے بس کوشش کرتے ہیں کہ یہ روٹی اور پانی والا کام چلتا رہے کوئی نہ کوئی کھاتا رہے بس اور یہ برکت ہر طرف جاتی رہے۔

آج تک جتنے بھی اللہ والے بزرگ دیکھے ہیں اُن کے بھی یہی معاملے رہے اللہ آپ کو بھی توفیق دے آمین۔ ہفتے میں ایک دن دعوت کروں یا مہینے میں ایک بار دعوت کرو بلاؤ لوگوں کو کھانے کھلایا کرو۔ (انشاءاللہ)

وَتَأۡكُلُونَ ٱلتُّرَاثَ أَكۡلٗا لَّمّٗا اگلی وجہ یہ ہے کہ ہم اِس لیے بھی تم کو محروم کر دیتے ہیں کہ تمہارے پاس جو عزت برکت شہرت ہوتی ہے تم جو وراثت کا مال ہے نہ وہ کھا جاتے ہو وہ چٹ کر جاتے ہو تمہیں اگر موقع مل جائے بہن کا حصہ کھانے کا بھائی کا حصہ کھانے کا تو تم بالکل اُس پر ذرا سی بھی شرم نہیں کرتے ہو کھا جاتے ہوئے۔ ہم اس لیے بھی محروم کرتے ہیں لوگوں کو جو وراثت کے مال تم لوگوں نے کھائے ہیں

آقا ﷺ نے ارشادفرمایا

اگر کسی نے زمین کا ایک گز بھی جو کسی کی تھی اُس نے اپنے نام کروائی جو وراثت میں تھی کسی کے اللہ اُس پوری زمین کو اُس کے گلے کی طوق بنادیتا ہے
اب اٹھا کر پھیرو اس کو کتنے کو تم مربع بنالو گے کتنے کو تم پلازے کھڑے کرلو گے ایک دن دنیا سے جانا ہے محترم اور یہ ختم ہوجانا ہے سب کچھ تو میراث کا مال جو تم چٹ کر جاتے ہو جو تم کھا جاتے ہو تو ہم تمہیں محروم کردیں گے تہس کی وجہ سے ساری برکتوں سے محروم کردیتے ہیں کیونکہ یہ ہمیں سخت ناپسند ہے۔
آپ دیکھیں کتنے کو لوگ ہیں جو آج صحیح وراثت کو تقسیم کرتے ہیں ورنہ کوئی اِتنا خاص دھیاں نہیں رکھتے تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے ہمارے معاشرے کا بہت بڑا سولگتا ہوا مسئلہ کتنے لوگ ہیں جو وراثت کو سہی تقسیم کرتے ہیں بس الہ چلا کرتے ہیں اِدھر اُدھر سے دیکھ کر چلو کوئی بات نہیں کون دیکھ رہا ہے کون سا کسی کو کوئی پتہ چلنا ہے چھوڑو یہ قبضہ کرواس پر اور لوگ بلکتے رہ جاتے ہیں اور خاص طور پر بہنوں سے بھائی یوں کھاتے ہیں جیسے حلوہ اور کسٹرڈ کھاتے ہیں اِس طرح اُن کے حصے کھا جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے تمہارے لیے جہیز نہیں بنا دیا تھا یہ یاد رکھیں اِس کا کوئی تعلق وراثت کے ساتھ نہیں ہے وراثت وہی ہے جو باپ کے حصے میں سے دی جائے اور لازمی دی جائے فرمایا یہ بھی ایک وجہ ہے آخر میں اللہ نے ختم کردی بات **وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا**

لفظ دیکھیں کیسے اللہ نے جوڑے ہیں نہ تم محبت کرتے ہو **جَمًّا** بلکہ بے شمار محبت کرتے ہو۔

تمہیں مال پیارا ہی بڑا ہے روز گن گن کر رکھتے ہو آج کتنے ہیں اکاؤنٹ میں اور کل کتنے تھے پرسوں کتنے تھے آج شام تک کتنے ہو گئے ہیں اتنا نوٹ گنتے ہو گن گن کر تیرے ہاتھ کی لکیریں غائب (ختم) ہو گئی ہیں اتنا تمہیں مال سے پیار ہے مال سے عزت کرتے ہو تم لوگوں کی جس کے پاس مال نہیں عزت ہی نہیں کرتے مال مال مال صبح مال شام مال رات مال تو پیسہ پیسہ کرتے کرتے تیری زندگی گزر گئی ہے۔ یہ اِتنی محبت اگر تم نے مال سے کرلی تو پھر میرے معاملات کدھر گئے تو میرا دین کہاں گیا میرا قرآن کہاں گیا میرا نبی کہاں گیا یہ محبتیں تم نے ساری مال سے ہی کرلی ہے تو پھر میرے دین کے جو معاملات ہیں ان کے ساتھ پیار کس نے کرنا تھا ایک ہی شے سے ساری محبت کردی تم نے دوسری چھوڑی نہیں تم نے۔ فرمایا کہ حد درجہ اگر مال کم ہوجائے تو لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہوجاتا ہے رنگ اڑ جاتے ہیں ایک ایسا بھی دیکھا کہ کوئی دعا کروانے آ گئے کہ حضور مر گئے کپ گئے اِس مہینے بڑا ہی نقصان ہوا ہے دکان کا میں نے پوچھا ہوکیا گیا ہے کہتا پہلے پندرہ لاکھ بچت ہوتی تھی اور اِس بار دس لاکھ ہوئی ہے پانچ لاکھ پر رو رہا ہے وہ بھی منافے پر اتنا پیار ہے لوگوں کو مال سے اگر درس جاتا ہے تو جائے نمازیں جاتی ہے تو جائیں ضائع ہونے دو قرآن کے معاملات جانے دو کچھ بھی نہ ہو بس مال نہ ضائع ہوجائے۔

یہاں ایک بچہ ہے ہمارے اللہ اُسے سلامت رکھے وہ بڑا سخت پریشان ہوا ہے مجھے کہنے لگا سر کہ والد صاحب کو اگر پتہ چلے کہ میں یہاں آتا ہوں اور وہ اِس کی وجہ بہت سخت ناراض ہوتے ہیں میرے ساتھ کہتے ہیں کہ تم دکان چھوڑ کر وہاں جاتے ہو تو میں بہانہ لگا کر یہاں درس پر آتا ہوں اور لے کر جاتا ہوں تو ایسے باپ جہاں ہوں وہاں دین کا جنازہ نہیں اُٹھے گا نکلے گا تو کیا ہوگا جو یہ کہہ رہا ہے اولاد سے خبردار تم نے دکان کا ایک گھنٹہ بھی ضائع نہیں کرنا دکان کا قرآن کو چھوڑ دو کوئی مسئلہ نہیں تو کہتا میں چھپ چھپا کر کے ادھر آتا ہوں درس لینے تو اِتنا پیار مال کے ساتھ آپ دیکھ لیں کہ کیا حال ہوا ہے۔ مسجدیں خالی صبح فجر کی نماز سے عشاء تک مسجدیں خالی ایک ایک دو دو صفیں اور باقی لگے ہوئے ہیں دکانوں پر داریاں لگے ہوئے یں نوٹ چھاپنے اور زندگیاں ضائع ہو رہی ہے اور سمجھتے ہیں کہ ہم رزقِ حلال کما رہے ہیں۔ میں یہاں ایک بات کردوں نماز کے وقت اگر تم نے کوئی شے کمائی تو وہ حرام ثابت ہوجاتی ہے کیونکہ وہ فرض چھوڑا گیا اُس وقت کا جو رزق ہوتا ہے وہ علماء حرام لکھتے ہیں کہ یہ اُتنے وقت میں جب اللہ کے سامنے جانا تھا تو یہ نہیں گیا اب اِتنے وقت کا رزق جو ہے وہ حرام

ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کیسے جائے نماز کے لیے پیچھے دکان کا کیا ہوگا اِتنا پیار کرتے ہیں لوگ اپنے مال سے حد ہوگئی اور علماء کرام کی مجالس ویران ہے اور درس ویران ہے اور مسجدیں بھی ویران اور یہاں تک کہ کعبے کے آگے بھی لوگ مال ہی مانگتے ہیں اور مسجد نبوی میں بھی لوگ مال ہی مانگتے ہیں اِتنا پیار ہے لوگوں کو مال سے اور پیروں اور فقیروں کے پاس بھی لوگ مال ہی مانگتے ہیں کہ پیسہ نہیں ہے بس اور کوئی کام نہیں تو جو علم اور معرفت کے جو گڑھ تھے جہاں سے علم اور معرفت پھوٹتی تھی وہاں سے جا کر لوگ دنیا مانگتے ہیں اور جو دنیا سے دور کرنے والے مراکز تھے وہ دنیا بانٹ رہیں ہیں آگے۔

؎ پوچھی ہے تم نے مجھ سے اِماموں کی حقیقت — خدا تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے

؎ وہی ہے تمہارے زمانے کا اِمامِ برحق — جو تجھے حاضروں اور موجود سے بیزار کرے

تو فرمایا کہ پیر تو وہ ہے ہی نہیں جو تمہارے دل میں اور دنیا کی محبت ڈالے پیر وہ ہے جو تجھے حاضروں موجود سے بیزار کرے تیرے دل سے دنیا کی محبت یوں نکال دے کہ تجھے دنیا زہر لگنے لگے تجھے وہ پیر ہے اصل وہی ہے زمانے کا اِمام تیرا برحق جو تجھے حاضروں موجود سے بیزار کرے۔

؎ موت کے آئینے میں تجھے دیکھا کہ اے روخِ دوست — زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کردی

موت کے اندر تیرا روحِ دوست اللہ کا جلوہ دیکھائے موت کے اندر روحِ دوست دیکھا دے زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کردی زندہ رہنا تیرے لیے مشکل کردے یا اللہ جلدی فوت ہوجاؤ تجھ سے ملوں آ کر یہاں زندگیاں آسان بنادی جاتی ہیں

؎ چڑھا کر تجھے فا کر انسان خودی کو مانند تلوار کرے — وہی ہے تمہارے زمانے کا اِمامِ برحق

تو لہذا یہاں یہ حال ہے کہ زمانے کا جو برحق ہے وہ ہی دنیا بانٹ رہا ہے۔

حضرت شاہ نقشبندؒ فرماتے ہیں

کہ میں نے دو نوجوان دیکھے ایک نوجوان دیکھا وہ کعبے کے سامنے لگ کہ رو رہا تھا تو مجھے بڑا اچھا لگا تو میں قریب گیا سُننے کے لیے ظاہر ہے کہ وہ اِس وقت بڑی اچھی حالت میں ہے لیکن جب میں اُس کے قریب گیا تو مجھے اُس سے ،گِن اور بد بو آنے لگی کیونکہ وہ کعبے کے ساتھ لگ کر بھی دنیا طالب کر رہا تھا مال پیسہ دنیا ہی امانگ رہا تھا مجھے بڑا افسوس ہوا کہ کیسا مقام ہے اور تو کیا مانگ رہا اللہ سے یہ تو کچھ بھی نہ تھا اسی وقت جب میرا طواف ختم ہوگیا تو میں اُسی وقت بازار میں روانہ ہوا مکے کے بازار میں تو ایک بڑے حسین نوجوان پر میری نظر پڑ گئی اللہ والوں کی نظریں پڑھ جاتی ہیں نہ ایسے لوگوں پر پتہ چل جاتا ہے کہ کون جارہا ہے تو کہتے میں نے غور کیا جب میں قریب ہوا وہ ہزاروں درہم نکال کر جیب سے اُس کا سودا کر رہا تھا اور وہ دینار درہم دے رہا تھا لے رہا تھا کچھ خرایداری کر رہا تھا جب میں نے اُس کے دل کو دیکھا تو اُس کا دل اللہ اللہ کر رہا تھا وہ کعبے کے ساتھ جوڑا ہوا بھی محروم اور یہ بازار میں خریداری کرتا ہوا بھی اللہ کے ساتھ ہے تو اللہ فرما رہا ہے کہ ایسا نہیں جس کے دل میں مال کی محبت ہے تو میں جلدی لے لوگا واپس تجھ سے دو چار کچھ سال موج کر لو لے لوں گا تجھ سے واپس۔

آخری بات

ہماری یونیورسٹی میں ایک بچہ تھا بڑا محبت والا پیار والا اُس سے محبت تھی پیار تھا تو کہنے لگا کہ سر میرے والد صاحب نے آپ سے ملنا ہے تو میں نے کہا کہ بیٹا میں بھی ملنا چاہتا ہوں تیرا اِخلاق بہت اچھا ہے بہت نیک آدمی تھا ایسے بچے میں نے یونیورسٹی میں کم دیکھیں ہیں کیونکہ وہاں بڑے امیروں کے بچے

ہوتے ہیں ان کے اندر ایک سریا ہوتا ہے ان کی گردنیں تنی ہوتی ہیں تیرے اندر عاجزی بڑی ہے ہمیشہ تراسر جھکا ہوتا ہے خیر مجھے بھی ملنا ہے ان سے خیر میں اُس کے گھر چلا گیا تو وہ با قاعدہ اکیڈمی سے لینے آیا اُس کے والد صاحب پولیس میں بڑے اعلیٰ درجے پر فائز ہے تو خیر جب ہم اُس کے علاقے میں آئے تو کہنے لگا کہ سر یہاں سے ہماری زمین شروع ہوتی ہے اور آپ دیکھتے جائے اب کہاں تک ہوتی ہے تو کافی دور تک چلے گئے ہم تو کہنے لگا کہ سر یہ ہماری زمین ہے تو خیر جب ہم گھر پہنچے تو گھر بھی بڑا اعالی شان تھا تین چار گاڑیاں کھڑی ہوئی تھی تو خیر جب اُس کے والد صاحب آئے تو وہ بڑے پیار سے ملے مجھے اور وہ اُس بچے سے بھی زیادہ عاجز تھے تو خیر ہم کھانا کھانے لگ گئے تو میں کہاں کہ میں اِتنی دور اِس لیے نہیں آیا کھانا کھانے کہ میں یہ سب کچھ دیکھوں آپ کا لیکن مجھے کچھ پوچھنا ہے آپ سے وہ یہ ہے کہ یہ بچہ بڑا عاجز آدمی ہے اِس میں بڑی خوبیاں ہیں یہ اِس میں یہ کیسے آئی ہے کیا آپ نے اِس کی تربیت کی ہے اِس میں وہ امیروں والا حساب نہیں ہے تو اُنہوں نے جو جملہ بولا میرا خیال ہے کہ وہ اگر ہزاروں اُستادوں سے بھی اگر بندہ پڑھے تو وہ نہ سیکھ سکے جو میں نے ایک جملے سے اُس دن سیکھا اللہ کرے آپ بھی سیکھ جائے تو کہنے لگے کہ میں نے اِس کو کہا ہے کہ بیٹا ہم پندرہ یا دس سالوں سے امیر نہیں ہے بلکہ نسلوں سے امیر ہے کئی سو سالوں سے ہم امیر خاندان ہے لہذا جو نسلی امیر ہوتا وہ کبھی سر نہیں اونچا کرتا اور دوسرے سارے جو ہے وہ وقتی امیر ہے یہ کل پرسوں ختم ہو جائے گے اور ہمیں یہ کئی سالوں سے اللہ نے عزت دی ہوئی ہے شجرہ رکھا میرے سامنے پاکستان بننے سے پہلے بھی ہم ایسے تھے اور آگے بھی انشاء اللہ ہم ایسے ہی رہے گے۔تو ایسے امیر چاہیے عاجزی والے ورنہ جو لوگوں کا انداز ہو چکا مال سے اتنی محبت اتنا پیار خیر جب میں نکلا تحفے تحائف دے کر اتنی محبت سے گاڑی کا دروازہ کھولا میں حیران سر آپ بڑے عہدے دار ہیں چھوڑے سر آپ استاد ہیں سلام ہے اتنی محبت سمیٹ کر آیا شائد بڑے بڑے لوگوں نے مجھے درسوں کے لیے بولا یا مولوی نہیں اتنی عزت دیتے خدا کی قسم جتنی اس دن ایک دنیادار نے دی کیوں کیونکہ وہ نسلی امیر تھے۔اور دوسرے اپنے اسی پھو پھان میں رہتے ہیں اتنا مال سے پیار ہوتا ہے **اللہ معاف فرمائے اور ہمیں بھی اصل حقیقت سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین**

پارٹ نمبر ۳

آیت نمبر25-21

کَلَّآ اِ ذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّاo وَّجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّاo وَجِایْٓءَ یَوْمئِذٍ بِجَھَنَّمَ یَوْمِئِذیَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی لَہُ الذِّکْرٰیo یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیo فَیَوْ مَئِذٍ لَّایُعَذِّبُ عَذَابَہٗٓ اَحَدٌ"o

آیت نمبر۲۱اللہ فرماتا ہے **کَلَّآ اِ ذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا** یقینا جب زمین کوکوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردیا جائے گا' **وَّجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا** 'اور جب آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار حاضر ہو گے اور اُس دن جہنم سامنے لائی جائے گی اُس دن انسان کوسمجھ آ جائے گی لیکن اُس دن کیا کیا فائدہ اور اُس دن کہے گا کاش میں نے آگے بھیجا ہوتا اپنی اِس زندگی کے لیے بس اُس دن اللہ کے عذاب کے طرح کوئی عذاب نہیں دے سکے گا اور نہ اُس کے باندھنے کی طرح کوئی باندھ پائے گا ۔(استغفراللہ)

یہ موضوع جو ہے وہ بڑا واضح **سورۃ الفجر** کے اندر بیان ہوا ہے اور آخرت کا موضوع آخرت کی گفتگو یہ قرآن کے موضوعات میں سے ایک موضوع ہے قرآن پاک جتنے موضوعات پر اُترا ہے اُن میں سے ایک جو ہے وہ آخرت کا ذکر ہے۔ باقاعدہ ہر دس آیتیں یا پندرہ آیتیں اُترنے کے فوراً بعد پھر یہ آخرت کا ذکر آتا ہے اِس طرح اللہ نے مختلف جگہوں پر اِس کا ذکر کیا ہے اُن میں سے ایک آج ہم نے پڑھا ہے انداز تھوڑا سا جدا ہے میں اِس میں ایک خاص نقطہ ہے وہ میں ارض کروں گا۔ (انشاءاللہ)

فرمایا کہ یہ یقیناً ہوگا کلا کا لفظ ہے جس سے آیت شروع ہوئی ہے یقیناً ہم ایسے کریں گے **اِ ذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا** اور پھر فرمایا کہ جب ہم زمین کو کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردے گے اس کی جتنی بھی تمہیں کمائیت نظر آتی ہے وزن نظر آتا ہے یہ قیامت کے دن قائم نہیں رہے گا ہم اِس کو ریت کی طرح ریزہ ریزہ کردیں گے پہاڑوں کو بھی پیس کر رکھ دیا جائے گا اور وہ اُون کی طرح اُڑیں گے اور ساتھ کہا جب یہ ہوگا یہ تو ہم نے زمین کی حالت کردینی ہے اور جب قیامت قائم ہوگئی تو اللہ اپنی آمد کا ذکر فرمارہا ہے وہ آمد کا ذکر کیا ہے **وَّجَآءَ رَبُّکَ** تیرا رب آئے گا تیرا رب تشریف لائے گا جلوہ فرما ہوگا حضور ﷺ کے ساتھ محبت کا اظہار ہے ذکر اپنی ذات کیساتھ تھا لیکن حضور ﷺ کیساتھ محبت کا اظہار کیا **رَبُّکَ** آپ کا رب میں رب ہوں تو آپ کا رب ہوں تو جب اللہ نے جب **رَبُّکَ** کہا تو اِس میں بڑا پیار کا محبت کا لجاجت کا انداز ہے کہ دنیا تو کہتی رہتی ساری کہتی رہتی ہے کہ اے مولا تو میرا رب ہے لیکن ہم جیسے اپنا رب خود مانتے ہیں وہ محمد مصطفی ﷺ ہیں ہم اُن کے رب ہیں **رَبُّکَ** تیرا رب تو فرمایا آپ کا رب آئے گا تشریف لائے گا کیسے آئے گا' **وَالْمَلَکُ**

اُس کے ساتھ اس کے فرشتے ہوں گے **صَفًّا صَفًّا** قطار در قطار تو یہ منظر کشی ہے قیامت کے دن کی جو اللہ نے کھول دی ہے وہاں جو منظر ہوگا وہ کچھ ایسا ہی ہو گا فرشتوں کی قطاریں جس طرح آرمی کی جب پریٹ ہوتی ہے تو ہر اٹلئین اپنی اپنی قطار میں موجود ہوتی ہے اور ہر گروہ جو ہے اپنی اپنی قطار میں کھڑا ہوتا ہے ایسے ہی اللہ فرما رہا ہے کہ میرے فرشتوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور اللہ کا عرش جو ہے زمین کی طرف اترے گا میدانِ عرفات میں یہ کرسی لگائی جائے گی جس کا احادیث میں واضح بیان ہے یہ جو سارا کچھ ہے اس کا جو سٹیج بنے گا وہ میدانِ عرفات ہوگا جہاں حاجی حج کرتے ہیں میدانِ عرفات میں اس میدان میں یہ منظر پیش ہوگا۔ ابھی یہ وقت آیا نہیں لیکن اللہ اُس کا پہلے ہی ذکر کر رہا ہے کہ یہ انسان کو بتا دیا گیا ہے کہ یہ فلم چلے گی اُس دن اور ایسا ہوگا پھر حضورﷺ نے اِس کی وضاحت فرمائی۔

آپﷺ نے فرمایا کہ

''تم رب کو ایسے دیکھوں گے کہ جیسے چودھویں کہ چاند کو دیکھوں گے''

کیونکہ وہ سٹیج پر بیٹھا ہوگا جو بھی اس کا سٹیج ہوگا وہ جیسا بھی ہوگا اُس کی کوئی منظر کشی نہیں ہے لیکن اللہ کی ایک کرسی ہوگی جہاں وہ تشریف رکھیں گے۔ یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہے **وَّجَآءَ** کسی ایسی شے کو بولتے ہیں جو چیز وزن بھی رکھتی ہے کیت بھی رکھتی ہے کہ وہ آئے گا تو آنے والی شے کچھ ہوگی تو وہ آئے گی نہ تو لحاظہ وہ کیسا ہوگا اُس کا کوئی انداز نہیں ہے لیکن وہ جو بھی ہوگا اللہ کہہ رہا ہے کہ میں تیرا رب ہوں میں ضرور آؤ گا اُس دن میری آمد ہوگی یہ دیکھیں گے سارے اُس دن میرے ساتھ میرے فرشتے بھی ہوں گے اور وہ قطار در قطار حاضر ہوگے اور وہ قطار در قطار حاضری ہوگی ظاہر ہے وہاں قطاریں پھر کیسے لگے گی اُس کو بھی آپﷺ نے بیان فرمایا

آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی اپنی قطار کے آگے کھڑا ہوگا اور اُس کے پیچھے اُن کی اُمتی ہوگی اور فرشتوں کی قطاروں کیساتھ متعین کر دی جائیں گی کہ اس قطار کے اندر کوئی دوسرا شخص نہ آنے پائے اِن کے اُمتی کھڑے ہیں یہی موجود رہے گے دوسرا کوئی امتی ان کے اندر نہیں آئے گا یہ ایک ترتیب ہوگئی ہر نبی کی قطار علیحدہ ہو جائے گی۔

حضورﷺ فرماتے ہیں کہ

''میرے پیچھے زیادہ اُمتی ہوں گے اور اللہ تعالی میری اُمت کو بہت زیادہ برکت اِس لیے بھی دیتا ہے کہ قیامت کہ دن سب سے لمبی قطار میری اُمت کی ہوگی اور میں اُس سے آگے کھڑا ہوگا اور میری اُمت کے سارے امتی پیچھے کھڑے ہوں گے اس کے ساتھ فرشتوں کی قطاریں بھی لگی ہوں گئی۔ اِسی طرح ہر ولی اور ہر بزرگ جو اُس کے شاگرد ہوئے وہ بھی اپنے اس اُستاد کے آگے اور پیچھے کھڑے ہو جائیں گے اور قطار لگ جائے گی''

اُس وقت جو ہے جتنے بھی ایسے لوگ ہوں گے جو کسی اُستاد کو نہ مانتے تھے نا وہ کبھی کسی استاد کے پاس بیٹھے تھے اور نا ہی وہ کسی پیر کو ماننے والے تھے اور نہ وہ بزرگوں کی عزت کی گفتگو وہ پسند کرتے تھے لہذا وہ بھی ہوں گے اُس دن اور لیکن اُن کی کوئی قطار نہیں ہوگی وہ کسی بھی قطار میں نہیں جائے گے وہ اگر جانا بھی چاہے گے اُن کو جانے نہیں دیا جائے گا وہ اگر قادریوں میں گھسنا چاہے گے میں یا نقشبندیوں میں جانا چاہے گے وہ چشتیوں میں جانا چاہے گئے جتنے بھی اللہ والوں کو ماننے والے ہیں وہ جتنے بھی اللہ والوں کے ماننے والے ہیں وہ ان کے پیچھے جانا چاہے گے ان کو گھسنے نہیں دیا جائے گا لیکن اُن کو روک دیا جائے گا

اور کہا جائے گا ویسے ہی گوم لو یہاں لیکن اِس قطار کے اندر تمہارا کوئی کام نہیں تو اِس کو بڑا واضح قرآن نے ایک جگہ بھی بیان کیا ہے قرآن نے یوں کہا ہے تو اُس دن ہم ہر انسان کو اُس کے اِماموں کے نام سے بلائیں گے۔ تو یہ آیت کریمہ بالکل اپنی جگہ واضح ہے کہ تمہارا نام وہاں بلایا ہی نہیں جانا تمہاری قطار جس امام کی قطار ہے اُسی کے پیچھے جاؤ گے تو جو بے امامے ہیں جو کسی بے پیرے ہیں اور کسی بزرگ کی تقریر میں جانا چاہتے ہیں نہ وہ اِس کو کچھ سمجھتے ہیں وہ اپنا خود ہی اندازہ لگالیں کہ اُن کا اس دن کیا بننے والا ہے کیونکہ قطاریں تو لگے گی لیکن جس کی کوئی قطار نہیں۔

؎ آج لے پناہ اُن کی آج مدد مانگ اُن سے   کل نہ مانے گے قیامت میں اگر تو مان گیا

یہ عین اِسی آیت کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے اپنے اسی شعر میں کیا ہے

اللہ فرما رہا ہے کاش میں کرلیتا کاش میں بھی اس وقت چلا جاتا لیکن پھر اُس وقت اِن باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

تو اللہ فرما رہا ہے قطاریں لگ جائیں گی ہم ترتیب سے سارے کام کریں گے بزرگوں نے اِس پر جو کلام کیے ہیں پوری پوری کتابیں لکھ دی گئیں کہ کس قدر اللہ ترتیب سے قیامت کے دن کو منعقد کرے گا اور وہ بڑا اعلیٰ منتظم ہے جس نے دنیا کو اِتنی نظامت سے چلایا ہوا ہے تو اُس دن اُس کی نظامت کیسی ہوگی کیسی اعلیٰ ترتیب ہوگی اس دن میں جس دن تمام دنیا کو وہ اکٹھا کرکے وہ حساب لیں گا۔ کئی بار قرآن میں اللہ نے اپنا یوں بھی اِظہار کیا' فرمایا کہ یہ جو حساب لینا ہے یہ تمہارے اُوپر نہیں ہے یہ ہمارے اُوپر ہے اور ہم ہر شے بہت اچھی کرنا جانتے ہیں کہ ہم نے ہر شے کو کیسے کرنا ہے تو یہاں قطار در قطار کو بیان کرکے اللہ نے اپنی مینجمنٹ کا اِظہار کیا ہے میری اُس دن مینجمنٹ بہت خوبصورت ہوگی ہم اُس دن بہترین تیاری کے ساتھ آئے گے اس دن ہماری تیاری مکمل ہوگئی۔ فرشتوں کے پاس اُن کے رجسٹر موجود ہوں گے نامہ اعمال ان کے ہاتھوں میں موجود ہوں گے ترازو لگا ہوگا وہاں پر فرشتے متعین ہوگے پوری طرح ترتیب کے ساتھ ہر ایک کی ڈیوٹی جو جو ہے وہ کر رہا ہوگا کوئی تم وہاں بے ترتیبی نہیں دیکھوں گے یہ قطار در قطار کہنا اس بڑے دن کی مینجمنٹ کا ذکر ہے کہ ہم اس کو بڑا خوبصورت بنائیں گے کوئی اس میں سے کوئی نوقص نہیں نکال سکتا کتنے عربوں لوگوں کا حساب ہے اور کتنی بے ترتیبی کوئی ادھر جا رہا ہے کوئی ادھر ایسا نہیں ہو گا قطار در قطار ہوں گے وہاں اور پھر فرمایا کہ ہم جلوہ آفروز ہوں گے۔

اُس دن آپ دیکھیں کہ کیسی خوبصورت بات ہے کہ اللہ جلوہ آفروز ہوگا آپ موجود ہوں گے اور اللہ آجائے گا اور مخلوق بھی پہنچ جائے گی اور جب حساب شروع ہوگا تو اُس وقت مخلوق اپنے نبی کے پاس جائے گی بڑی طویل احادیث ہے اپنے اپنے نبی کے پاس جائے گی اور جاکر پھر کہے گی کہ آج آپ ہمارا کچھ کرلیں پھر کیا کرنا ہے اب ہمارا آپ ہمارے نبی ہے اب نبی کو رحم آئے گا ظاہر ہے اچھے ہوں برے ہوں نبی سب کا نبی ہوتا ہے تو وہ کہے گا ضرور جاؤ گا لیکن جب وہ اللہ کا جلال دیکھے گے تو پھر اس کی ہمت نہیں ہوگی آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پھر ہر نبی دوسرے نبی کی طرف روانہ کردے گا کہ مجھ سے کچھ نہیں ہوسکتا تم ایسا کرو تم موسیٰ کے پاس جاؤ اور موسیٰ کہے گے نہیں تم ابراہیم کے پاس جاؤ ابراہیم کہیں گے نہیں تم یحییٰ کے پاس جاؤ یحییٰ کہیں گے نہیں تم سلمان کے پاس جاؤ وہ سارے ایک دوسرے پر ڈالتے جائے گے یہاں تک کہ کوئی نہیں مانے گا اور پھر آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر سارے اکٹھے ہوکر میرے در پر حاظر ہوجائیں گے اور یہاں بھی اللہ نے اس پروٹوکول کا خیال رکھا کہ پہلے اللہ خود آیا ہے حضور ﷺ مہمان خصوصی کی طرح آخر میں ہی آئیں ہیں۔ جس طرح آج دنیا میں آپکی آمد تمام نبیوں کے بعد ہوئی آقا ﷺ حالانکہ کے برتر ہیں محبوب ہیں برکت والے ہیں رحمت والے ہیں لیکن تمام نبیوں کے بعد بلایا گیا جس طرح تقریب میں مہمانِ خصوصی اس وقت آتا ہے جب سارے آچکے ہوتے ہیں تو وہاں بھی یہ منظر ہوگا تو لحاظہ بڑی ترتیب سے وہ چیزیں چل رہی ہوں گی تو اللہ اُس کا ذکر کررہا ہے کہ آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار وہاں حاضر ہوگے۔

اور یہاں تک کہہ کر اللہ ایک بات کرنے لگا ہے اللہ فرمارہا ہے' کہ سامنے لائی جائے گی اُس دن جہنم' (استغفر اللہ) تصور جس کا محال ہے جہنم کو کھینچ کر ستر ہزار فرشتے اسی جگہ لے آئیں گیا اور جہنم کا نظارہ ساری کائنات کرے گی اور دیکھے گی اُس کو اب پہلے تو قیامت کے منظر ہی بڑے خطرناک اور خوفناک ہیں جب جہنم کا معاملہ ہوگا تو وہ پھر اور خوفناک اور خطرناک ہو جائے گا۔

اللہ فرمارہا ہے کہ اُس روز انسان کو سمجھ آ جائے گی لیکن اُس دن اس کے سمجھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے' اُس دن تو سامنے جہنم آ گئی اس دن تو سامنے نظر آ گیا سب کچھ تب کیا فائدہ یہی بات اللہ بار بار دہرا تا ہے کہ نظر آ کر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے بن دیکھے ڈرنا ہے بن دیکھے ہی یہ سارا کچھ کرنا ہے سامنے نظر آ گیا ہے اب کیا فائدہ ہے اللہ فرمارہا ہے سمجھ آ بھی گئی تو کیا فائدہ ہے لہذا جب میں نے کہا تھا کہ دنیا میں جہنم آئے گی تم نے پڑھا نہیں تھا تم نے سمجھا نہیں تھا پتہ نہیں تھا تم کھیلتے رہے لڈو شترنج تم اپنے معاملات میں مصروف رہے تم نے میرا قرآن کیوں نہیں پڑھا تھا میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ یہ سب کچھ ہونا ہے اب دیکھیے کہ اتنا پہلے اتار دیا سب کچھ ہونا بھی تھا تو یہ چیز بڑی واضح ہوگئی کہ اس دن عذاب دینا حق ہوگا سچ ہوگا اُس دن کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ اچانک اتنا بڑا معاملہ کیوں بنایا مجھے بتا دیتے میں کچھ انتظام کر آتا وہاں سے تو یہ ہو ہی نہیں سکے گا کیونکہ یہ انتظام سارے ہو گئے ہیں بئ ہم نے اپنے کوٹ میں گیند نہیں رہنے دی ہم نے اپنے کوٹ سے گیند نکال دی ہے اور اُس دن اللہ اپنے اُوپر کوئی بات نہیں آنے دے گا نہ کرنے دے گا کیونکہ اُس نے سارا کچھ کھول کر منا ظروں کی منا ظرکشی کر کے بیان کر دیا ہوا ہے منا ظرکشی بھی کی ہے ساتھ اُس دن جہنم لائی جائے گی۔ اس دن انسان کو سمجھ آ جائے گی کہ اب میں کیا کروں لیکن اس وقت سمجھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

اصل بات يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ تو وہ کہے گا کہ کاش قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ میں آج اِس وقت کے لیے کچھ آگے بھیج دیتا

اِس وقت میرا جو حال ہو چکا ہے اِس دن کے لیے آگے کچھ بھیج دیتا میں آگے کچھ کر لیتا میری زندگی کے شب و روز جو گزر رہے ہیں اُس کو ساری زندگی یاد آئے گی ایک ایک دن کو وہ دیکھے گا سُنے گا سمجھے گا یاد کرے گا کہ یہ یہ میں کرتا رہا ہوں اور آنکھ بند ہوگئی اور میری موت آ گئی تو بزرگ فرماتے ہیں کہ اِسی لیے انسان کی جب آنکھ بند ہوتی ہے تو اصل میں اُس کی آنکھ کھلتی ہے یہ جب بند ہوتی ہے تو کھولتی ہے پھر فرمایا اُس وقت اُس کو یہ سمجھ آتی ہے کہ جو میں کرتا تھا وہ نہیں کرنا تھا اور جو نہیں کرتا تھا وہی تو کرنا تھا یہ اُس کو اُس وقت سمجھ میں آئے گی جو میں کرتا تھا وہ نہیں کرنا تھا اور جو نہیں کرتا تھا وہی تو کرنا تھا لیکن اُس وقت اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔

تو اللہ فرمارہا ہے کہ یہ کاش کا لفظ جو ہے وہ بولے گا اُس دن اس وقت کیونکہ حالت ہی ایسی ہو جائے گی اور آئندہ آنے والے وقت کا پلائن کرنا اور آئندہ آنے والے وقت کی سوچ رکھنا آئندہ آنے والے وقت میں پوری طرح دھیان رکھنا آپ دیکھیں دنیا میں کتنے لوگ ہے جو اپنے آئندہ آنے والے وقت میں سوچتے بھی رہتے ہیں کام بھی کرتے ہیں پڑھائی بھی کرتے ہیں لیکچر لیتے ہیں یونیورسٹی بھی جاتے ہیں کہ آنے والا وقت ہے آنے والا وقت ہے ایسا ہونا چاہیے وہ ایک مبہم سا ہے ہونا ہے نہیں ہونا پتہ نہیں کیا ہونا ہے اُسے اندیشہ ہے کہ وہ ہونا بھی ہے کہ نہیں لیکن یہ وقت تو کسی صورت بھی ٹل ہی نہیں سکتا یہ تو ٹلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ تو بالکل ایک عیاں چیز ہے جس طرح اس وقت ہم زندہ ہے اِس طرح یہ وقت بھی آنا ہے ہم جو سوچتے ہیں وہ بدل جاتا ہے پتہ نہیں ہونا ہے یا نہیں لیکن یہ وقت کی سوچ تو بدل سکتی نہیں اس لیے اتنا زبردست قنفرم عقیدہ ہے اتنی سختی ہے اس کے اندر تو اِس قدر اللہ نے بڑی مضبوطی پیدا کر دی ہے کہ یہ تو اِدھر اُدھر نہیں ہونا ہے بئ اب یہی چیز اللہ چاہتا ہے کہ میں اپنے بندے کے آگے اِتنا ذکر کر دوں آخرت کا بئ جو چیز جتنی دوہرائی جاتی ہے

اُتنا ہی وہ یاد رہتی ہے اتنا انسان اُس کو سوچتا ہے اتنی اس کی برکت زیادہ ملتی ہے کیونکہ آپ بار بار اس کو دہراتے ہیں تو پھر اِن آیتوں کو بار بار دوہرانے کا مقصد یہی ہے کہ اے اِنسان تو بھول جاتا ہے اے اِنسان تو بھول جاتا ہے پھر بھول گیا ہے چلو میں تمہیں یاد کرواتا ہوں اچھا ٹھیک ہے مولا یاد آ گیا ہے اگلی آیتیں گزرے گی پھر بھول گیا ہے زرہ پھر یاد کروا کہ ہم کیا کرنے والے تھے یہ بار بار دوہرانے سے وہ یہ چاہتا ہے کہ بس میرا بندہ بھول نہ جائے میرا بندہ اس حالت کو نہ فراموش کرے اور اُس کے اندر ایک دل کا کونا اس فکر کے لیے مختص ہو جائے (انشاءاللہ) کہ ایک فکر کا دل کا کونا وہ مستقل اسی شے کے لیے رہے بس اور کچھ نہ ہو اُس کے اندر ہاں باقی کام کریں آپ لیکن ایک جگہ سے دل میں ٹک ٹک آلارم بجتا رہے بس یہ ہے اس کی **Requirement** یہ ہے اِن آیتوں کی اصل بیک گرونڈ حقیقت ہے۔ کیوں اللہ بار بار ایک بات کو دوہرائے گا بئی اُس کی تو ایک آیت ہی قیامت تک کے لیے کافی ہے ایک آیت ہی اُتر آتی کہ قیامت آئے گی اُس کے آگے وہ کچھ نہ بولتا کافی تھی لیکن اللہ نے اُس کو بار بار بیان کیا بولا یہاں تک کہ قرآن کا موضوع بنا دیا کہ ہم کرے گے ہم کرے گے۔ اب ایسے لوگوں کا آپ اندازہ کریں جو اِس قدر بے فکرے ہیں اور آپ کے ارگرد گھر میں دائیں اور بائیں بہت سارے ایسے بے فکرے پائے جاتے ہیں جن کی فکر اور سوچ کا تو صفر سے بھی نیچے زاویہ چلا گیا ہوا ہے کہ وہ اِس پر کبھی سوچتے ہی نہیں ہیں کہ اللہ نے کتنا اِس چیز کو بیان کیا ہے کتنی بار اس کو کھولا ہے اللہ معاف فرمائے اللہ کوئی فضول کام کرسکتا ہے کیا بولو! اب اللہ بار بار آیتوں کو دوہرا کے اور اب انسان سوچتا ہے کہ بس ایک بار مولا ہو گئی گل اب بس کر دیں۔ نہیں میرے بندے تو بھول جاتا ہے ابھی تجھے اُس شے کا اندازہ ہی نہیں وہ بہت بڑی ہے۔

آقا ﷺ جب قیامت کا ذکر کرتے تو او ہو چیخیں نکل جاتی صحابہ کی اور خود بھی روتے اور صحابہ بھی روتے حد ہو جاتی اور اللہ کا ہر جو معرفت والا بندہ جو ہے وہ اِس موضوع کو سمجھ جاتا ہے کہ یہ کیا ہے۔ حضرت یحیٰیؑ آپ کے بارے میں آتا ہے کہ رونے کے معاملے میں کوئی نبی نہیں آپ ﷺ کے بعد جو کسی بھی طرح حضرت یحیٰی کے ساتھ ملا ہو بہت روتے تھے اور آپ کے والد بھی نبی ہے اور قرآن نے اُن کی شان بیان کی ہے حضرت یحیٰی کی حضرت ذکریاؑ آپ کے والد ہے یہ بھی نبی ہے یہ اُس وقت ملے تھے حضرت یحیی جب آپ خود بھی سو سال کی عمر پر جا چکے تھے اور آپ کی جو اہلیہ تھی وہ بانجھ ہو چکی تھی اُولاد نہیں تھی تو حضرت مریمؑ کے کفیل تھے اُن کو اِنہوں نے بیت المقدس میں رکھا ہوا تھا اور وہ بیت المقدس میں ہی عبادت میں مصروف رہتی تھی اور آپ جا کر اُن کے کھانا پینا روٹی وغیرہ کا انتظام کر دیا کرتے تھے کسی مرد کو جانے کی اِجازت نہیں تھی تو آپ چلے جاتے اور جا کر انتظامات کر لیتے اور ایک دن جب آپ گئے آپ نے وہاں بے موسے پھل دیکھے وہ پھل جو اُس موسم کے نہیں تھے وہ کسی اور موسم کے تھے تو کہا اِس جگہ پر کون آتا ہے میرے علاوہ کس نے تمہیں یہ پھل دیے تو حضرت مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے میرے خدا نے دیے ہیں تو آپ نے وہی کھڑے ہو کر دعا کی

آپ نے فرمایا مولا اگر تو مریم کو بے موسمی پھل دے سکتا ہے تو مجھے تو بے موسمی اولاد بھی دے سکتا ہے مجھے بھی اولاد دے اور اُس جگہ سے دعا مانگی جہاں اللہ کی ایک بندی عبادت کرتی تھی ہیں وہ والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لیکن کوئی نبوت اور رسالت نہیں تھی ایک ولیہ تھی اللہ کی نیک بندی تھی تو اِس کا مطلب جہاں ولی موجود ہو وہاں دعا قبول ہوتی ہے تو ہاتھ اُٹھا کے دعا مانگی کہ مولا مجھے بھی اولاد دے دے تو اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ ہم آپ کو یحیٰی کی خوشخبری دیتے ہیں بس تیار ہو جائیں اب آپ والد بننے والے ہیں۔ دعا قبول ہو گئی حضرت یحیٰی علیہ السلام پیدا ہوئے آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ قیامت کا ذکر نہیں سُن سکتے تھے آپ اس قدر روتے تھے کہ آپ کے والد ذکریا نے منع کر دیا کہ کبھی بھی یہ یحیٰی میرے درس پر نہ آئے اِس کو جو ہے نہ میرے درس سے دور رکھو جب موقع ہو تو میں بولا لیا کروں گا جس دن میں درس دوں اِس کو لے جاؤ ایک دن جو ہے آپ نے درس شروع کیا جن کی ڈیوٹی تھی وہ چھوڑ آئے آپ کو کسی جگہ لیکن آپ چھپتے چھپاتے آ گئے اور ستون کے پیچھے نہیں ہونا۔ کھڑے ہو گئے اور اپنے والد کی باتیں سننے لگے آپ بیان کر رہے ہیں اللہ کی

حکمتیں بیان ہو رہی ہے دین کی باتیں ہو رہی ہیں کہ اچانک آپ کے منہ سے قیامت کا لفظ نکل گیا تو بس نکلنے کی دیر تھی تو چیخیں بلند ہو گئی مسجد میں آپ نے کہا یہ یحییٰ کی آواز ہے کدھر ہے جب دیکھا تو وہ ستون کے پیچھے کھڑے رو رہے ہیں کہاں میں نے کہا بھی تھا اِس کو نہ لایا کرو تو لہذا یہ ایسا ذکر ہے جو انسان جس کے اندر خانہ نہیں نہ بنا وہ اس کا ذکر ہی نہیں کرے گا پرواہ ہی نہیں کرے گا اور جو سمجھدار ہیں فکر والے لوگ ہیں وہ اللہ کے اِن اِشاروں کو سمجھ لیتے ہیں کہ وہ دن بہت سخت ہے اور یقیناً ہم اللہ کے خاص نبی کے اُمتی ہے (سبحان اللہ)

اللہ نے ہم کو حضورﷺ کا امتی بنایا لیکن خود حضورﷺ اِس کے لیے کتنا روئے ہیں جس کے اُمتی ہیں وہ قیامت کے لیے کتنا رویا ہے اور ہمیں جنتوں کی ٹکٹیں باٹنے پر لگا دیا گیا ہر طرف سے اِس طرح کی آوازیں سننے کو ملتی ہے کوئی مسئلہ نہیں کوئی بات نہیں ہم بخشے جائے گے یہ ہوگا وہ ہوگا بئی اِتنا کچھ اگر ایسا ہے تو پھر ان آیتوں کے نزول کا مقصد کیا ہے چھوڑیں پھر ان کو کیوں آپ پڑھتے رہتے ہیں آپ جنت کی آیتیں ہی پڑھا کریں تو ایسا نہیں ہے اللہ کا کرم ہو تو کوئی شے رہ سکتی نہیں لیکن اُس کا انصاف بھی تو ہے نا ہم انصاف کے بھی تو قائل ہیں تو اُس نے کہا۔ ۔ ۔' میں مالک ہو قیامت کے دن کا جو چاہے کروں دین کا جنت کا دوزخ کا اُس دن فیصلہ میں کروں گا یہ آیات جو ہیں یہ بس ایک سوچ اور ایک فکر کا زاویہ کھولتی ہے بس اِنسان کے آگے اُس کے اندر یہ چیز ڈال دیتی ہے کہ اگر تم نے اِس کے بغیر زندگی گزاری تو فائدہ کوئی۔

مولانا رومؒ کی بات

آپؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ کا ذکر کیا اللہ کی عبادت کی نیکی کی قرآن پڑھا کچھ بھی نیکی کی اور اُس نے اپنے رب کو یاد کیا لیکن فکرِ آخرت کے بغیر کیا فکرِ آخرت کے بغیر کیا اس نے مجھے یاد کیا اللہ کو کیا رسول کو کیا اس نے فکرِ آخرت نہیں کی اس کے اندر نماز اُس نے بہت اچھی پڑھی اور حج اُس نے بہت اچھا کیا عمرے بہت اچھے کیے قرآن اچھے پڑھ لیے درس اچھے دے لیے لیکن اُس کے اپنے اندر فکرِ آخرت نہیں ہے تو آپؒ فرماتے ہیں کہ یہ عبادت نہیں ہے یہ پوجا کی ہے اس نے یہ پوجا کی ہے جس طرح ہندو پوجا کرتے ہیں اور عبادت یہ اُس دن بنے گی جس دن اللہ کی آخرت کا خوف بھی اُس کے اندر شامل ہوگا۔ یہ جو میں پڑھ رہا ہوں کر رہا ہوں یہ میرے ساتھ ایک دن ہونا ہے قیامت کے دن آپ فرماتے ہیں وہ پوجا ہے جس طرح باقی مذہب کرتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے دیگر مذاہب کے اندیوم آخرت ہے کا کوئی تصور ہی نہیں ہے اس میں کتنی ہی وعبادتیں کریں اس میں وہ تصور یہ نہیں رکھتے کہ کل کو اُنہوں نے اللہ کے سامنے سوال کا جواب دینا ہے اس کا کوئی تصور نہیں ہے کوئی بھی اٹھائیں آپ وہ سرے سے انکاری ہیں ہندو کہتے ہیں کہ ہمارے سات جنم ہیں سات جنم کے بعد بندہ ختم اُس کا کچھ بھی نہیں ہے جلا دو اس کو اور وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ جو ہم جلا دیتے ہیں اس سے یہ بھی مراد اِس کا سب کچھ جل گیا ختم ہو گیا اب اس کا کوئی حساب نہیں کیونکہ سر تو گیا ہے اور کیا کرنا ہے اب اِس کے ساتھ ہم نے ساڑ دیا ہے۔

جو یہودی ہے وہ خود کو بخشی ہوئی قوم سمجھ کے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم اللہ کے لاڈلے ہیں کہ ہم اللہ کے لاڈلے ہیں اُس نے ہمارے لیے ہزاروں نبی بھیجے ہیں اس نے کتنے کرم فضل ہمارے ساتھ بھیجے ہم لاڈلی قوم ہیں ہمیں اللہ قیامت کے دن کھڑا ہی نہیں کرے گا ہمیں سیدھی جنت دے گا وہ اِس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ عیسائی مل کر حضرت عیسیٰؑ کو یہ کہہ کر کہ عیسی علیہ السلام ہمارے لیے پھانسی چڑھ گئے تھے اُنہوں نے ہمارے لیے قربانی دے دی تھی وہ ہمارے لیے ہی اپنے آپ کو دنیا سے لٹکا کر چلے گئے تو لہذا ہمارے تمام گناہ اُنہوں نے بخشوا لیے ہوئے ہیں وہ اِس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بت مذہب والے سرے سے آخرت کے انکاری ہیں وہ کہتے ہیں

THERE IS NO JUDGEMENT DAY

ہو ہی نہیں سکتا قیامت کا دن جو ہے دنیا ہی ہے بت مذہب بھی گیا ہندو مذہب بھی گیا عیسائیت بھی گئی یہودیت بھی گئی رہ کون گئے ہیں مسلمان دنیا میں واحد مذہب ہے جو پوری طرح آخرت پر یقین رکھتا ہے اور اپنے ماننے والوں پر اِس قدر اس کا زور ڈالتا ہے کہ جان نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے کہ کریں کیا مرنے سے پہلے ہی مر جائیں لیکن کہتا ہے نہیں پھر تمہیں بتا رہا ہوں کہ تم نے کھڑا ہونا ہے پھر بتا رہا ہوں کہ تم نے جمع کیا جانا ہے پھر بتا رہا ہوں تم نے جمع کیا جانا ہے چونکہ یہ اِسلام کی روح ہے۔مولا نا رومؒ نے اس کی حقیقت کھول دیا کہ اگر تم نے اِس کے بغیر عبادت کی تو وہ باقی مذہبوں جیسا کام ہے وہ ملی نہیں اس کیساتھ جو اسلام کی روح تھی (اللہ)۔

آپ دیکھوں نہ آپ جب نماز پڑھ رہے ہوتے ہو تو جو حالت لکھی ہے بزرگوں نے نماز کی بزرگ فرماتے ہیں جو نمازی ہے وہ یہ نماز پڑھتے ہوئے سوچ لیں کہ اس نے جب اللہ اکبر کہا ہے اُس کے سامنے اُس کا خدا ہے پُل صراط پر وہ کھڑا ہے دائیں طرف جنت ہے اور بائیں طرف دوزخ ہے اور پیچھے عزائیل ہے۔یہ تصور ہے بئی یہ پورا ایک پیکیج ہے جس کے ساتھ نماز پڑھی جاتی ہے سامنے اللہ کی ذات دائیں طرف جنت بائیں طرف دوزخ کھڑا کس پر ہے پل صراط پر اور پیچھے کون ہے عزائیل یہ ہے نماز اور جس کو اِس طرح کی ترتیب نہیں ہے مولا نا رومؒ فرماتے ہیں وہ پوجا کرتا ہے عبادت نہیں کرتا ہے (اللہ)۔تو یہ ایسا تصور ہے جو خود حضور ﷺ نے اس کو کتنا کیا ہے اور آپ ﷺ کتنا روئے ہیں وہ غار سجدہ میں جو تین دن روئے ہیں آپ اپنی امت کے لیے اور فرمایا کہ مولا میں نہیں برداشت کرسکتا کہ تو میری اُمت کو کہہ رہا ہے کہ میری امت کو توں گھسیٹ گھسیٹ کر دوزخ میں پھینکوں گا میں نہیں برداشت کرسکتا کیوں کہا اِتنی جنگیں لڑی اِسلام کے لیے اور اس قدر رنگ بھرے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے اور بار بار آخرت کا ذکر کر کر کے حضرت فاطمہؓ سے کہہ رہے ہیں 'اے میری بیٹی اُٹھ نماز پڑھ تجھے میری بیٹی ہونا بخشوا نہیں سکے گا عمل کر' اور ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

یہ میں بار بار اس لیے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہمارے اندر حفظ ہو جائے (اِنشاءاللہ)

یہ ذکر اِسلام کی روح ہے۔قیامت کی گفتگو ہے آپ یہاں پر بولیں نہ بات کریں قیامت کے بارے تو کہتے ہیں یار شُب شُب بولو کیا تم نے قیامت کی گفتگو شروع کر لی ہے چھوڑ و یار کوئی اچھی باتیں کروں اچھا جی اِس کا مطلب ہے کہ اللہ اچھی باتیں نہیں کرتا ہے اللہ نے جو قیامت کے ذکر کیے وہ کیا مطلب نکال دیں قرآن سے مطلب سُننا نہیں چاہتے لوگ اِس کو ہم کیوں سُنے ہم تو بڑے نیک آدمی ہے۔بئی نیکوں کے لیے تو ڈر ہے بُروں کے لیے کیا ہے ڈر تو نیکوں کو ہے جو مشرکین ہیں اور جو کفار ہیں وہ تو سیدھے جہنمی ہے مسئلہ میرے اور آپ کے لیے بننے والا ہے کہ کہی نہ چلے جائیں وہ تو جائیں گے ہی جائیں گے۔قرآن نے واضح کہا' عد دت للکا فرین '،ہم نے جہنم بنائی ہی کافروں کے لیے ہے' سیدھا کافر ہی جائے گا کہا باقی مرضی ہے نہیں جانا چاہتے تو جائیں وہ بھی دوزخ میں یہ ہمارے لیے لمحہ فکر یہ ہے کہیں ہم نہ چلیں جائیں سوچنا ہم نے ہے شیطان کا تمام زور اور جنگ ہے وہ ہمارے ساتھ ہے انڈیا میں اُس نے کیا لینے جانا ہے یورپ میں اس نے کیا لینے جانا ہے وہ کیا کرے گا کافروں کے ملکوں میں جا کر وہاں کیا مطلب اُس نے فارغ بیٹھنا ہے کیونکہ وہ تو پہلے سے ہی جہنمی ہیں ساری جنگ تو اُس کی یہاں ہے اِدھر یہاں وہ لڑ رہا ہے کہ ان کے اندر نہ کہی آخرت کی سوچ چلی جائے اِنکے اندر نہ کہی اللہ کا خوف چلا جائے ان کے اندر نہ کہی ذوق وشوق چلا جائے یہ نہ کہی اللہ کا پیغام لے لیں وہ وہاں کیوں جائے گا کبھی نہیں جاتا وہ وہاں وہ یہاں پر ہے جہاں لوگ نیکیاں کر رہے ہیں جنگ اُس کی یہاں ہو رہی ہے (اللہ)۔

تو حد کر دی فرمایا کہ اُس دن کہے گا کہ کاش میں نے کچھ آگے بھیجا ہوتا آج ہم یہ پڑھ رہے ہیں سمجھ رہے ہیں کچھ مبارک ہو تم کو تم کچھ آگے بھیج رہے ہوں یہ جو آگے بھیجنا ہے یہ اصل کام ہے کاش ہم کچھ آگے بھیج دیتے اور آگے بھیجنے سے مراد یہ بھی ہے کہ جو اللہ کا بینک ہے وہ زیادہ بہتر بینک ہے اُس میں

چیزیں محفوظ رہتی ہے اللہ قرآن میں واضح کہتا ہے کہ ’اے بندے توں اپنی نیکی بھول سکتا ہے پر میں تیری نیکی نہیں بھول سکتا‘ تو بھول جائے گا کہ توں نے کون سا عمرہ کس سال کیا کس وقت تو نے کہاں نفل پڑھے کتنی آیتیں کس جگہ بیٹھ کر پڑھی یہ تمہیں یاد نہیں رہے گا لیکن تیرا رب تیری پوری تفصیل یاد رکھے گا کیونکہ وہ تم نے آگے بھیج دیا اور وہ چیزیں میرے پاس آ کر سٹور ہو گئی مضبوط انداز میں میں نے اس کو پاس رکھا ہوا ہے تو پریشان نہ ہونا تو آگے بھیج دی تو ہر چیز یہی کے لیے کرتے رہے تو آگے کے لیے کیا کیا کل کے لیے کیا سوچا قرآن نے ایک اور جگہ توجہ دلائی تم میں سے ہر کوئی یہ سوچے کہ اُس نے کل کے لیے کیا کیا ہے‘؟؟؟؟؟

اچھا ایک اور بھی میں غلط فہمی نکال دوں غلط فہمی یہ ہے کہ یہ جو ہم پانچ نمازیں پڑھتے ہیں یہ جو حج فرض ہے اور زکوۃ فرض ہے تو محترم یہ فرائض ہیں یہ تو اللہ نے دیے ہوئے ہیں یہ تو کرایہ ہے جو یہاں رہتے ہوں صبح سے لے کر ظہر تک تم نے اللہ کا دن اِستعمال کیا اللہ کی دی ہوئی ہوا استعمال کی تم نے اُس کی زمین اِستعمال کی تم نے سورج کی روشنی استعمال کی تو جناب دنیا میں کوئی چیز فری نہیں ملتی یہ ظہر کی نماز اُس کا کرایہ ہے یہ تو دے دیا تم نے کوئی اِحسان کیا تم نے ظہر پڑھ کر یہاں پر بھی لوگ خود کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ عصر پڑھی تو ظہر سے لے کر عصر تک کتنا اللہ نے تم پر کرم کیا دکان داری روٹی پانی چلتا رہا گاہک آتے رہیں عصر پڑھ کر کرایہ دے دیا ظہر پڑھ کر کرایہ ادا کیا عصر پڑھ کر کرایہ ادا کیا پھر مغرب اور عشاء صبح فجر پڑھی تو ساری رات کا بھی کرایہ دے دیا تو یہ کیا کیا بئی جب اُس دن اللہ پوچھے گا تو اللہ کہے گا یہ تو برابر ہو گیا ہے معاملات برابر ہو گئے ہیں اور جو اس کو نہیں دے گا اللہ نکلوائیں گا اُس سے اس کے حساب پورے کر دے گا نہ وہ اس کو کوئی بیماری میں ڈال دے گا وہ اس کو کسی جج کے سامنے کھڑا کر دے گا عدالت میں اُس کے بچوں کو بڑی زبردست بیماری میں مبتلا کر دے گا کوئی گھر میں ایسی پریشانی ٹینشن پیدا کر دے گا جس کی وجہ سے سارا گھر اُلٹ پلٹ جائے گا بربادی کی طرف چل پڑے گا کیوں کیونکہ جناب کرایہ نہیں دیا اتنے مہینے ہو گئے اِس لیے اب یہ پریشانیاں اُٹھا کر کرایہ دو جناب وہ اِس نے لے لینا ہے ویسے اچھا اگر نہیں دیتا دنیا میں کسی جگہ نہیں دیا تو وہ جہنم میں ساڑ کر لے لے گا وہ تو اُس نے کر لینا ہے اور یہ جو تصور ہے کہ ہم پانچ وقت کی نماز پڑھ کر جو اِحسان کرتے ہیں یہ کوئی تصور پیدا نہیں ہوتا اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

صوفیا نے داتا صاحب نے خاص طور پر امام غزالی نے اس پر بڑے بڑے مضمون قائم کیے کہ یہ اللہ کے فرائض ہیں ضروری ہیں لازم ہیں اِس کو کوئی نہیں چھوڑ سکتا اگر دل کر رہا ہے یہ نہیں کر رہا موڈ ہے نہیں ہے اور اگر مہمان بھی آ گئے ہیں یا سر درد ہو رہا ہوں پھر بھی یہ فرائض تو ادا کرنے ہی ہے تم رمضان کا روزہ چھوڑ ہی نہیں سکتے سوائے چند حالتوں کے وہ فرض ہے تو بئی اِس پر کیا تصور ہے نیکی کا یہ تو بئی وہ ہے جو آپ نے دینا تھا مالک مکان کو اگر مالک مکان والا آپ سے کہے کہ مجھے کرایہ دو اور آپ آگے سے کہیں کہ میں نے تم پر بہت بڑا اِحسان کیا ہے یہ لیں آپ کا دس ہزار روپیہ وہ کہے گا یہ جو تم نے میرا گھر اِستعمال کیا ہے یہ کونسا اِحسان کیا ہے شکر کر میں نے تم کو اِتنے میں رکھا ہوا ہے ورنہ میں تو زیادہ بھی لے سکتا ہوں لیکن تو نیک آدمی ہے دے دس ہزار ہی تو احسان کس چیز کا چڑھا رہا ہے مجھ پر تو بلکل ایسے ہی جو سارے فرائض ہیں وہ بھی اِسی طرح سے ہیں اللہ خوش ہوتا ہے اس سے ایکسڑا عبادت سے اوپر جب آپ وہ چیز کرتے ہیں جو آپ پر اُس نے لازم فرض نہیں کی اُس نے کسی جگہ قرآن میں نہیں کہا اور کسی جگہ حضور نے احادیث میں نہیں کہا کہ لازمی اِتنے بجے سے اتنے بجے تک یہ عمل کروں لیکن فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اگر کوئی وہ عمل کرتا ہے تو وہ اللہ پر قرضا چڑھانے کے برابر ہے تو اِس سے اللہ خوش ہوتا ہے تو اب زرہ میرے بندے کو سامنے کروں زرہ یہ کون ہے یہ کون ہے یہاں تو فرض نہیں پورے ہو رہے اور یہاں پر تو فرضوں کے لیے لوگ مارے مارے پھیرتے ہیں یہاں لوگ فرضوں کو فراڈ بازی کر کے چھوڑنے میں لگے ہیں مگر یہ کون ہے جو مجھ پر اِحسان چڑھا رہا ہے بولاؤ اسے بس اب سب پیچھے ہو جاؤ میں خود

اس کے قریب ہونا چاہتا ہوں ۔جب میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں اُسکے ہاتھ بن جا تا ہوں وہ جس سے پکڑتا ہے اور میں اُس کے پاؤں بن جا تا ہوں جس سے وہ چلتا ہے میں اُس کی زبان بن جا تا ہوں جس سے وہ بولتا ہے ساری قوتیں میری ہوتی ہے لیکن وہ بندہ بندہ ہی ہوتا ہے بہت قیمتی نقطہ ہے۔

بے شک اللہ بڑا ہی رحیم وکریم ہے یقیناً اس کے کرم کے خزانے بہت بڑے ہیں لیکن وہ اتنا کچھ بیان کر کے یہی چاہ رہا ہے کہ میرے بندے نمازوں سے نہیں اِس سے زیادہ کرتا کہ میں تجھے اِس سے بچالوں اور اس سے آگے نکل بڑھ اور محنت کر کوشش کر اُٹھ راتوں کو پڑھ وظیفے پڑھ شیخ کی خدمت میں آ بیٹھ محنت کر اپنے آپ کو کھپا محنت کر میرے سامنے کھڑا تھا میرے رب نے میرے تہجد کے دو نفل پسند کیے ہیں اور ان کی وجہ سے میری بخش ہوگئی ہے وہ نمازیں روزیں برابر ہوگئے تو لہذ ہمیشہ جو مقربین ہوتے ہیں بڑے لوگ ہوتے ہیں وہ بڑے لیول پر سوچتے ہیں اللہ کی رضا کے لیے ہم نے کچھ ایسا ہی کرنا ہے اِنشاء اللہ اور یہ بھی جو آپ نے کورس شروع کیا ہے یہ بھی اِس کوشش کا حصہ ہے نمازِ مغرب ہم نے پڑھ لی ہے اور نمازِ عشاء بھی ہم نے یہی پڑھنی ہے جماعت کیساتھ فرض ادا ہو رہے ہیں ساتھ ساتھ ہو رہے ہیں اور اِس کے ساتھ ساتھ اللہ کی تلاوت بھی ہو رہی ہے اُس کی تفسیر بھی جاری ہے محنت ہو رہی ہے کوشش ہو رہی ہے باتیں ہو رہی ہے درس ہو رہے ہیں دل نرم ہو رہے ہیں اللہ کا نور اُتر رہا ہے فرشتے لکھ رہے ہیں اور سُن رہے ہیں دائیں والا لگا ہوا ہے لکھنے کیونکہ اس کی ڈیوٹی ہے کوئی لفظ جانے نہیں دینا آپ کے خیالات نوٹ ہو رہے ہیں اللہ کی برکتیں اتر رہی ہیں اللہ دیکھ رہا ہے کہ میرے بندے قرآن پڑھ رہے ہیں میں نے فرض تو نہیں کیا تھا کہ ٦ بجے سے لے کر ٨ بجے تک قرآن پڑھنا کہی قرآن میں نہیں لکھا کہی احادیث میں نہیں لکھا لیکن پھر بھی میرے بندے بیٹھ گئے اے فرشتوں پیچھے ہو جاؤ میں خود اِن پر اپنا کرم نازل کروں گا۔ میرے فرشتے نہ جائیں میں کرم بھیجوں گا تو یہ معاملات اُس وقت کھولتے ہیں جب آپ اِس طرح کی فکر رکھتے ہیں جو قرآن دے رہا ہے کہ ہم نے کچھ آگے بھیجا ہوتا

آخری بات کر کے ایک نقطہ دینے لگا ہوں اللہ کرے سمجھ آجائے۔

جب آپ کوئی رقم بینک مین جمع کرواتے ہیں تو وہ آپ کی ضرورت کی ہوتی ہے یا ایکسڑا ہوتی ہے کہا آگے بھیجا ہوتا مطلب وہ جو تھا اندر نماز پڑھ لی وہ تو ہوگیا وہ تو زمین آسمان کے کرائے ہوگئے آگے بھیجا اس نے کچھ ایسا عمل کیا ایکسٹرا وہ میرے پاس save ہوگیا وہ میرے پاس موجود ہے اور جو اس نے آگے بھیج دیا میرے بینک میں تو وہ ہم اُس کو ضرور دے گے باقی تو حساب برابر ہوجائے گا بلکہ دیکھوں جب وہ حساب لینے پر آگیا تو اگر آنکھ کا حساب کھول لیا اُس نے کہ یہ جو بینائی تجھے دی تھی اِس کا حساب دے نیکیاں اِس کی ایک طرف رکھ دو اور ایک طرف آنکھ رکھ دو صبح اِستعمال کی آنکھ دوپہر کی رات کو اِستعمال کی کہاں کہاں روشنی میں استعمال کی کہاں کہاں اندھیرے میں استعمال کی زرہ اِس کا پورا حساب لگاؤ کس چیز کو غور سے دیکھا اس کا الگ حساب ہے اس کا الگ معاملہ ہے کان اِستعمال کیا اس نے میرا دیا ہوا نکالو حساب ہاتھ استعمال کیے اس نے میرے دیئے ہوئے میرے دل کی ڈھکنیں استعمال کی ناک جو میں نے دیا تھا سونگھتا رہا زبان کے اوپر میں نے ذائقے رکھے وہ ذائقے کے حصے میں نے تمہیں دیئے نوک کے اوپر کڑوا ہے درمیان سے میٹھا ہے پیچھے جو ہے نمکین ہے ہم نے کتنے پیارے حصے کر کے دی تھی اس کو زبان حساب دو کیا کرو گے تمہارے جسم پر ہم نے چھوٹے چھوٹے بال اُگائے اُس بال سے تمہاری جلد کو پکڑ لیا مضبوط کر دیا اور اگر بال نہ ہوتے تو تمہاری جلد اُتر جاتی جس طرح دہی کے اُوپر سے اُس کی ملائی اُتر جاتی ہے ہم نے تمہیں کیسی کیسی خوبصورت نعمتیں دی چلو میرے سورج کا حساب دو کتنی روشنی اِستعمال کی اور پھر میرے چاند کی ٹھنڈک کا حساب دو پھولوں کی خوشبو تم سونگھتے رہے ارے میرے محمد ﷺ کا ہی حساب نکالو جو میں نے تجھے سوہنا نبی دیا تو اگر وہ حساب پر آتا ہے تو پھر کچھ نہیں بچتا ہے تو لہذا پھر یہ جو سارے نماز کے فرائض ہے یہ اِن چیزو

ں کا کرایہ بنتی ہے کہ مولا یہ سب کچھ تیرے لیے ہے۔تو اللہ کہہ رہا ہے کہ آگے بھیجوں جنت لینے کے لیے برکتیں لینے کے لیے کچھ ایکسٹرہ کرو تو پھر آگے فرمایا

فَيَوْ مَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَد' اُس دن اللہ کے عذاب کی طرح اور کسی کا عذاب نہیں'

فرمایا کہ کوئی بھی ایسا عذاب تمہیں دے ہی نہیں سکتا جیسا میں تمہیں دے سکتا ہوں تمہارے اگر جسم کا کوئی ریش کر دے نہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تمہارے گوشت کو علیحدہ کر دیا جائے خردبین سے توڑ دیا جائے چھوٹے چھوٹے حصوں میں کر دے تو فرمایا کہ یہ بھی کوئی عذاب نہیں ہے میں اِس سے بھی بڑے بڑے عذاب دے سکتا ہوں لحاظہ اللہ سے بڑا عذاب اس دن کوئی نہیں دے سکے گا۔ پھر فرمایا کہ نہ اُس کے باندھنے کی طرح کوئی باندھ سکے گا ہم نے تمہیں باندھ دیا زنجیروں کیساتھ لوہے کی زنجیروں کیساتھ پھر کون تمہیں چھوڑا سکے گا میں یہ نہیں چاہتے کہ ایسا ہو یہ سب کچھ ایسا اِس لیے بیان کیا کہ میں چاہتا نہیں ہو ں کہ ایسا ہوں (سبحان اللہ) میں چاہتا نہیں ہوں یہ میری آرزو نہیں ہے کہ ایسا ہو لیکن یہ ہو سکتا ہے تھوڑ ادھیان کر لو ابھی تمہاری سانس باقی ہے ابھی تمہاری زندگی باقی ہے۔

؎ وقت پر کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا جل گیا جب کھیت تو برسا مینہ تو پھر کس کام کا

اٹھتی جوانی ہے جوانوں کچھ کرلو

؎ اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے پھر پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

تو لہذا جذبوں کو بیدار کرنے کے لیے یہ آیتیں گوڑھے کی طرح لگتی ہیں تو اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں فکرِ آخرت کی خاص جھلک عطا کر دے آمین۔

پا رٹ نمبر ۴

نفسِ مطمئنہ

آج گفتگو اپنے اختتام پر پہنچ جائے گی جس میں اللہ نے بڑا اعلیٰ پیغام اپنے بندوں کو دیا ہے۔ پچھلے پارٹ میں تھا اللہ بڑے خاص انداز سے ان لوگوں سے مخاطب ہو رہا تھا جو قیامت کے دن پیشتائیں گے اور وہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر کہیں گے کاش وہ بھی کچھ کر لیتے اپنے آنے والی زندگی کے لیے اور اس وقت کے لیے ان کے پاس کچھ ہوتا تو یہ گفتگو کل ہو چکی ہے اس حوالے سے بات کر چکے ہیں اب یہاں سے اللہ اُن لوگوں کا حال بیان کرنے لگا ہے جو دنیا میں اپنے رب کی رضا کے ساتھ چلتا رہا جو اپنے رب کو راضی کرنے میں لگا رہا جس نے اپنی زندگی کے شب و روز جو ہیں وہ نمازوں میں روزوں میں نیکیوں میں قرآن کی تلاوت میں مخلوق کے ساتھ محبت میں جس نے وقت گزارے اور اُس نے پوری زندگی کا جو وقت تھا اس کو ضائع نہیں کیا بلکہ اُس نے محنت کی ہے کوشش کی ہے اور وہ اپنے رب کے سامنے جس حالت میں اجانے لگا ہے اُس کا ذکر اللہ کرنے لگا ہے جب وہ بندہ اس کی بارہ میں پہنچے گا جس نے اپنے تمام معاملات کو اللہ کے حکموں کیساتھ چلایا اور طبعہ رہا یعنی یوں سمجھ لیں اس نے نفس کے تمام ہیلہ سازیوں کے باوجود اللہ کو نہیں چھوڑا یعنی نفس کے وہ کسی جال میں نہیں پھنسا اور وہ لگا رہا وہ اپنے رب کے نظام کے ساتھ اپنے رب کے سسٹم کیساتھ وہ چلتا رہا اور سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ نے اُسے اِخلاص عطا فرمایا وہ اخلاص والا شخص تھا وہ خلوص والا آدمی تھا اُس نے جو نیکی بھی کی ہے وہ اِخلاص کے ساتھ کی ہے اس کے اندر نیکی کی تمام خصوصیات وہ خلوص کیساتھ تھی وہ کسی ڈر سے بھی نہیں کرتا تھا اور وہ نہ جنت کی چاہ میں کرتا تھا وہ اپنے رب کے لیے کرتا تھا۔ خلوص کیساتھ کرتا رہا تو اللہ اُسے کیسے مخاطب کرتا ہے دیکھیے اس دن بھی عرض کیا تھا کہ آپ قرآن کے طالب علم ہیں تو اپنی سوچوں کو بہت زیادہ بڑے پیمانے پر رکھا کریں اپنے ذہن کے انداز کو بڑا خوبصورت بنا کر رکھا کریں کیونکہ قرآن جو ہے وہ وہاں سے بڑی خوبصورت بات لے آتا ہے جہاں سے اِنسان کی توقع بھی نہیں ہوتی ہے لہذا یہ جو آیات ہے وہ وقت سے پہلے اُس وقت کا آئینہ دیکھا رہی ہے جو وقت آنے والا ہے اور اِن آیتوں میں جو اللہ محبت اور پیار ڈالنے لگا ہے اُس شخص کا جو اُس کے لیے زندگی گزار کر گیا ہے اور یہ تہجد یں پڑھنے والے نمازی سجدے کو مسجدوں کو آباد کرنے والے قرآن کی تلاوتوں میں اپنا وقت دینے والے یہ اِس آیت سے اِنرجی اور توانائی پاتے ہیں ان کو انرجی ملتی ہے اس آیت سے کہ ہمارا رب بڑی اعلیٰ اُس وقت ہماری بڑی خوبصورت دعوت کرے گا اور ایسے خوبصورت انداز میں اللہ بولائے گا کہ جس کا کوئی اور نعم و بدل نہیں ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ اے نفس مطمئن ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً واپس چلو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ بس شامل ہو جاؤ میرے (خاص) بندوں میں وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے مطمئن نفس اے وہ شخص جو مطمئن ہو چکا ہے جو نفس مطمنہ ہے جس کا دل مطمئنہ ہے جس کا نفس مطمئن ہے اللہ یوں بلا رہا ہے اور یہ اللہ کا خطاب ہے اُس شخص کو جو اُس کے لیے زندگی گزار کر وہاں پہنچ چکا ہے تو یاد رکھیے یہاں اللہ تعالیٰ نے جو لفظ مطمئنہ کا لگایا ہے اِس سے پہلے بھی دو نفس ہوتے ہیں یہ تیسرا اور آخری نفس ہے جس کا ذکر قرآن میں بھی کیا ہے۔ دو نفس ہیں جن کا ذکر قرآن کرتا ہے اور یہ آخری ہیں نفس مطمئنہ کا درجہ اُس کو ملتا ہے جس نے پہلے دو نفسوں کو پچھاڑ ہو پہلے دونوں نفسوں کو پوری طرح سے زیر کیا ہو پھر تیسرے نفس کا درجہ اس کو نصیب ہوتا ہے تو یاد رکھیے اس درجے تک آنے کے لیے اُس شخص کو یہ نوبت نصیب ہوگی جسے اللہ کی یاد میں سکون ملے جیسے اللہ کی یاد میں مزہ آئے جیسے اللہ کی یاد میں ریسٹ محسوس ہو اور وہ اندر سے محسوس کرے کہ اُس کا باطن جو ہے وہ سکون میں آ گیا ہے او اگر وہ اللہ کی یاد میں آیا ہے اور گھبراہٹ سی ہے جلدی ہے اُس نے نماز شروع تو کر لی ہے لیکن نماز میں مزہ نہیں ہے درس میں آ تو گیا ہے لیکن پسا پسا یا بیٹھا ہے تو وہ اس درجے کا مالک نہیں ہے یہ اُس کے لیے نہیں ہے یہ اُس کا معاملہ نہیں ہے جس کو اللہ کی یاد میں سکون نصیب نہیں ہوتا تو نفس مطمئنہ کا لفظ اللہ نے استعمال کیا۔ اِس سے پہلے دو نفس ہے پہلا نفس ہے نفسِ امّارہ

قرآن میں اللہ فرماتا ہے

''بے شک نفسِ امّارہ جو ہے یہ بُرائی کا حکم دیتا ہے''

یہ نفس بُرائی کے ساتھ ہے یہ تمہیں کبھی بھی نیک نہیں ہونے دے گا یہ مسلسل تیرے ساتھ ہے اور یہ تیرے اندر ہے اور اللہ نے نفس کو اور روح کو بڑی ہی خاص ٹیکنیک کے ساتھ اِنسان کے جسم کے اندر سمو دیا ہے ایک وقت میں ہمارے اندر دو قوتیں کام کر رہی ہوتی ہیں ایک روح کی ہے اور دوسری نفس کی ہے روح کی نیکی کی طرف لے کر جاتی ہے اور نفس جو ہے یہ بُرائی کی طرف لے کر جاتا ہے یا قوت دونوں اس جسم کے ایک ایک جوز کے اندر یہ کمال اللہ کی ٹیکنیک ہے کہ روح اور نفس دونوں سموئے ہوئے ہیں ایک ہی وقت میں اور روح کی غذا اللہ کا ذکر ہے یہ جتنا اللہ کا ذکر کرتے جاؤ گے اُتنی ہی روح پاک ہوتی چلی جائے گی اور روح کے اندر اس کی نورانیت اترے گی روح جتنی مضبوط ہوگی وہ اُتنا ہی نفس پر حاوی ہوگی نفس کو زیر کرے گی یہی وجہ ہوتی ہے جو لوگ زیادہ ذکر کرتے ہے یا ذکر کی ان کو زیادہ عادت ہوتی ہے اُن کے لیے نیکیاں کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا ہے وہ بڑی سے بڑی نیکی بڑی آسانی سے کر جاتے ہیں اور جو روح کو طاقت نہیں دیتے اور نفس کو طاقت دیتے رہتے ہیں بُرائی کے ساتھ تو اُن کے لیے ایک نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے اُنہیں مسجد کی طرف جانا موت نظر آتا ہے کیونکہ نفس جو ہے وہ روح پر حاوی ہے تو فرمایا یہ **پہلا نفس ہے نفسِ امّارہ جو اِنسان کو ہمیشہ بُرائی کا حکم دیتا ہے۔**

وہ کہتے ہے نا لوگ کے میرا دل ہی نہیں کرتا نماز پڑھنے کو دل یہ نہیں کرتا قرآن پڑھنے کو وہ اصل میں نفس ہے جو تمہیں نیکی کی طرف نہیں آنے دیتا ہے اور نیکی کا تمہارے ساتھ معاملہ نہیں بننے دیتا تمہیں اس طرف آنے سے روک دیتا ہے یہ پہلا نفس ہے یہ بڑا خطرناک نفس ہے اور جس کا یہ نفس ہے وہ تو کسی صورت بھی دنیا میں ایمان کے ساتھ نہیں رہ سکتا ہے مرنے سے پہلے بھی ایمان اُس کے ہاتھ سے جائے گا کیونکہ یہ نفس اُس کو نیکی کی طرف نہیں آنے دے گا تو ایسا شخص اگر جا کر حج بھی کر آئے تو یہی کہے گا کہ یار بس تھکاوٹ ہی ہوئی ہے ملا کچھ بھی نہیں ہے تو تو ایسا شخص نفس کے طبع ہے روح جو ہے کچھ بھی نورانیت نہیں لے پاتی یہ پہلا نفس ہے۔

تو دوسرا نفس جو ہے اس کا بھی ذکر قرآن کرتا ہے تو اُس کا نام ہے نفسِ لوّامہ یہ دوسرا نفس ہے یہ وہ نفس ہے جس کو اللہ والوں کی صحبت مل جاتی ہے تو یہ آدھا نیکی کی طرف اور آدھا بُرائی کی طرف چلا جاتا ہے جس کو نیک بندے کی صحبت مل گئی اگر کسی کو اچھا رہبر مرشد مل گیا تو کیونکہ مرشد جو ہے وہ پہلا حملہ ہی نفس

پر کرتا ہے وہ تیرے نفس کو توڑ دے گا کیونکہ تو اگر اُس کی شاگردگی میں جائے گا تو تجھے اُس کے آگے سر کو جھوکنا ہوگا گھوٹنے ٹیکنے ہوں گے نظریں نیچے کرنی پڑے گی ان کی کسی بات پر اعتراض نہیں کرنا ہوگا ہر صورت میں تم نے اپنی اندر کی دنیا کو توڑنا ہے تبھی تم وہاں بیٹھ پاؤ گے آپ جونہی وہاں بیٹھوں گے تو جونہی کوئی بیعت کر کے جس اپنے شیخ کی صحبت میں آجاتا ہے تو اس کا نفس امارہ سے ہٹ کر نفس لوامہ میں بدل جاتا ہے اب وہ کبھی نیکی کی طرف روانہ ہو جائے گا جونہی مرشد کے پاس جائے گا تو نیک ہو جائے گا ذہر ہے حضرت کے پاس جاتے ہی اُس کو اللہ کی معرفت نصیب ہو گی اللہ کے کرم کے خزانے نصیب ہوں گے نماز اور روزے کا شوق ملے گا درس قرآن سننے کی توفیق ملے گی تو یہ سارا کچھ ملے گا تو وہ بُرائی سے ہٹے گا اس کو ممکن نہیں اِس کو نفس لوامہ کہتے ہیں لیکن یہ صرف اُس کا ہے جس نے بیعت کی ہے اور باقی جو پہلے ہیں نفس امارہ والے ہیں نفس امارہ کو لوامہ میں کسی صورت عبادت سے بدلا نہیں جاتا ہے یہ بہت موٹا سا اُصول ہے یہ تصوف والے سمجھ لیں باقی کو پتہ نہیں سمجھ آتی ہے کہ یہ عبادت سے امارہ سے لوامہ میں کسی صورت نہیں بدلے گا چڑھ جائیں آپ کوہ طور پر جا کر وہاں سجدے دینا شروع کر دیں کعبے کی چھت پر جا کر سجدے دے لیں کر امارہ **بدل نہیں سکتا اِس کو بدلے گی بس شیخ کی نظر اللہ والوں کا نگاہ کا معاملہ بدلتا ہے**

؎ تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی	**نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں سے**
؎ نہ مسجد سے نہ مکتب سے نہ ہے کالج کے در سے پیدا	**دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا**
؎ کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں	**ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں**

وہ جو ڈھونڈنے والا جب کسی شیخ کے پاس گیا نہ تو پھر نئی دنیا ملتی ہے تو یہ اصول ہے امارہ بدل نہیں سکتا کوئی کسی بھول میں نہیں رہے جو مجھے کسی بھی جگہ پڑھے گا انٹرنیٹ پر کہ وہ امارہ کو خود بدل سکیں گے ایسا کبھی نہ ہوا ہے اور نہ ایسا کبھی ہوگا یہ اللہ والوں کی صحبتوں سے لوامہ میں بدلتا ہے اب آپ اندازہ کر لیں ان کا جن کا کوئی والی وارث نہیں ہے جن کے پیچھے کسی کا بھی ہاتھ نہیں ہے خدا کی قسم ترس لفظ چھوٹا ہے اُن کے لیے بہت چھوٹا ہے کیونکہ اللہ کے دین کے تین حصے ہیں وہ تین حصوں میں سے تیسرا حصہ اللہ والوں کی صحبت ہے جو اِس کو پورا نہیں کرتا جو تصوف کی طرف نہیں آتا اِحسان کا علم نہیں سیکھا اُس کا دین نامکمل ہے uncomplete تو خیر یہ میں نے اُصول عرض کر دیا اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ اللہ نے ہمیں نوازا ہوا ہے بزرگوں کے ساتھ صحبت ہے چلو امارہ سے نکلے ہوئے ہیں کبھی کبھی نیک ہو ہی جاتے ہیں۔ کبھی کبھی نیک ہو ہی جاتے ہیں۔ چلو سارا نہیں کچھ تو ہے یار (اللہ)

''بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے''

'اور اللہ جسے گمراہ کرنا چاہے اُس کا کوئی مرشد نہیں ہوگا'

کیا کیا بتاؤں قرآن سے **''قیامت کے دن ہم لوگوں کو اُن کے مرشد کے نام سے بلائے گے''**

ابھی بھی تمہارے دل میں نہیں اترا تو کوئی بھی نہیں اس کو پھر اتار سکتا اللہ ہی اتارے گا تیرے دل میں تو نفس امارہ کو مرشد کی نگاہ ہی لوامہ میں بدل دیتی ہے اب وہ جب اُسی مرشد کے دیے ہوئے سبق کو پڑھ پڑھ کے اسی سبق کو پکا تا ہے (سبحان اللہ) بار بار اس کو پڑھتا ہے مجلسوں میں جاتا ہے بار بار بیٹھتا ہے اٹھتا ہے اپنی مرضیاں چھوڑ دیتا ہے اپنے شیخ کے کہے ہوئے پر چلتا چلتا مرتا گِرتا محنت کرتا ٹینشنیں اٹھاتا لگا رہتا ہے اس راستے پر جو شیخ نے کہا اسی راستے پر پھر جو ہے

شدید ریاضتوں کے بعد نظرِ کرم شامل حال ہوتی ہے اور وہ نفس لوامہ نفسِ مطمئنہ میں بدلتا ہے یہ وہ نفس ہے جس کا ذکر قرآن کر رہا ہے ۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے مطمئن نفس **ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ** اپنے رب کیطرف آجا

جس کو تو راتوں کو سجدے کیا کرتا تھا جس کو توں راتوں کو یاد کیا کرتا تھا وضو کر کر کے ٹھنڈے پانی سے سردیوں کی راتوں میں تیری جان نکلتی تھی مگر تو پھر بھی رب کے سجدے نہیں چھوڑتا تھا **ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ** اب چھوڑ دے سارا کچھ اب آجا اپنے رب کے پاس یہ کتنا پیار جملہ ہے یہ اُس کو کہا جاتا ہے جو آگے سے اِنتظار میں بھی ہو کوئی اللہ انتظار میں کھڑا ہے کہہ رہا ہے آجا میرے بازیوں میں آجا میں تمہیں جلوہ دیکھاؤں جس کے لیے تو محنت کرتا رہا کوشش کرتا رہا (اللہ اکبر)

تو لہذا یہ بڑا دل نواز خطاب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو نفس مطمئنہ جیسے عطا کیا ایک اور بات بھی سُن لیں تا کہ اور نفسِ مطمئنہ کی طرف سے آشنا ہو جائے اور ہم اِس کو سمجھ جائے جتنی بھی صفاتِ راضیلہ ہیر اضیلہ صفات ہیں وہ صفات جو غلط ہے جن میں لالچ ہے حسد غصہ ہے تکبر ہے کینہ ہے بدنظری گندی عادتیں یہ سارا کچھ ہے اِن کو کہتے ہیں صفاتِ راضیلہ یہاں تک کہ اگر سوچ بھی غلط ہو جائے وہ بھی یہ ساری صفات سے جب تک کوئی مکمل طور رہائی نہ پائے اُس وقت تک نفسِ مطمئن نہیں ہو گا اور نفسِ مطمئن اُس وقت آتا ہے جب ساری صفات راضیلہ ختم ہو جاتی ہے تو ان کی جگہ صفاتِ جمیلہ آجاتی ہے۔

صفاتِ جمیلہ

صفاتِ جمیلہ کا مطلب ہے خوبصورت عادتیں اعلی عادتیں یعنی لالچ کی جگہ دینے کا جذبہ اور حسد کی جگہ رشک اور تکبر کی جگہ عاجزی اور کنجوسی کی جگہ خرچ کرنا اسی طرح وہ جتنے گناہ ہے اُن کا اُلٹ اللہ پیدا کرتا ہے تو اِسے صفاتِ جمیلہ کہتے ہیں مکمل طور پر وہ صفاتِ جمیلہ کا مرکب بن جاتا ہے اور کسی بھی انداز میں صفاتِ رضیلہ نہیں ہو گی خلوص کا پیکر محبت کا پیکر اور عشق کا پیکر یوں کہہ لو کہ وہ حضور ﷺ کی جیتی جاگتی تصویر بن جاتا ہے آقا ﷺ کی محبت میں فنا ہو کر مرشد کی محبت میں فنا ہو کر اللہ کی محبت میں فنا ہو کر ایک نیا اِنسان پیدا ہوتا ہے اُسے نفسِ مطمئنہ کا درجہ نصیب ہوتا ہے (اللہ اکبر) اور یہ پیدا کرنا اصل مقصد تھا بزرگوں کا نیک درگاہوں کا یہ ہمارے آستانوں کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ ایسے لوگ پیدا کرتے جہاں سے نفس مطمئنہ والے لوگ نکلتے ہماری درگاہوں سے ایسے لوگوں کا وجود نکلنا ضروری تھا لیکن افسوس صد افسوس

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے ۔ مسلمان نہیں راگ کا ڈھیر ہے

حقیقت خرافات میں کھوگئی ۔ یہ اُمت روایات میں کھوگئی

کدھر چلے گئے ہم تو نفس مطمئنہ دینا شیخ کا کام تھا پہلے مرشد خود نفس مطمئنہ ہوتا ہے اور پھر اپنے مرید کو وہاں تک پہنچاتا ہے اگر کوئی اِس قابل ہو تو اگر کوئی مر شد کے دیئے ہوئے سبق پر چلے اُس کے ساتھ ساتھ چلتا جائے تو سوال نہیں اُٹھتا ہے کہ ایسا نہ ہوں یہ اِتنا خوبصورت خطاب ہے کہ جب حضور ﷺ نے اِس کو پڑھا صحابہ کے سامنے تو بڑے پیارے جملے ہے کہ اے نفسِ مطمئنہ آجا اپنے رب کی طرف تو اُس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے میرے بندو ں میں داخل ہو جا میری جنت میں چلا جا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا کہ یا رسول ﷺ بڑا پیارا جملہ ہے بہت خوبصورت ہے کتنی پیاری بات کی ہے آپ نے قرآن میں اور اللہ نے کتنا اچھا انداز اختیار کیا ہے فرمایا ابوبکر خوش ہو جا جب تو دنیا سے جائے گا تجھے بھی اللہ یہی کہہ کر بولائے گا۔

اہم بات

ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً آجا اپنے رب کی طرف اب آجا اپنے رب کی طرف نہیں سمجھے ابھی بھی دھیان کہی اور ہے جس کے لیے تم نے سب کچھ کیا تھا روٹی کے لیے نہیں نماز پڑھی ورنہ اللہ کہتا آجا اپنی روٹی کی طرف دکان کے لیے نماز نہیں پڑھی آجا اپنی دکان کی طرف اولاد کے لیے نہیں نماز پڑھی کہ آجا اولاد کی طرف یہاں تک کہ جنت کا نام بھی نہیں لیا کہ آجا اپنی جنت کی طرف یہ بھی نہیں کہا (سبحان اللہ)

بلکہ یہ کہاں کہ آجا اپنے رب کی طرف جس کے لیے تو نے کیا سب کچھ جس کے لیے تو تڑپتا رہا ہے تو محنت کرتا رہا اور کوشش کرتا رہا باقی سارے فارغ کر دیئے میں نے ان کو میں نے اِدھر اُدھر بھیج دیا سب کو تو میری طرف آجا تو میرا ہے اور میں تیرہوں تو اِدھر آ نہ چھوڑ سارا کچھا دھر اُدھر جو گئے ہیں ان کو جانے دو جنتوں والے جنت لے گئے اور نعمتوں والے نعمتیں لے گئے تو آجا میری پاس بہت بلند آیت ہے یہ سب کو فارغ کر گئی ہے (اللہ اکبر)

؎ چاہے جنت نیکو کاراں نوں ڈر دوزخ دا بدکاراں نوں   جیہڑا اقیدی تیریاں زلفاں دا او جنت دوزخ کی جانے

تو وہ جنت دوزخ سے بہت اوپر لے گئی یہ آیت **ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ** اپنے رب کی طرف آجاؤ اللہ ہمیں موقع دے ایسی عبادتوں کا کہ ہم اپنے رب کے لیے کریں۔

کسی حضرت نے اپنے مرید کو بھیجا تھا کہ بیٹے جاؤ جا کر تبلیغ دین کروں لیکن **رب کے لیے کرنا پر اللہ کے لیے کرنا** کہا حضور چلیں آپ بھیج تو رہے ہیں مجھے یہ بھی بتا دیں کہ کس طرح پتہ چلے گا کہ یہ میں اپنے رب کے لیے کر رہا ہوں کیا اُس کی علامت ہوگئی مجھے کوئی علامت بتا دے تاکہ میں ذہن میں رکھو کہ میرا یہ کام اللہ کے لیے ہے اور دوسرا کام اللہ کے لیے نہیں ہے تو مجھے علم ہو جائے گا آپ نے فرمایا

بیٹا یاد رکھ جو نیکی کا کام تو کرے گا اگر تو کسی اور کو کرتے ہوئے دیکھے گا تو وہی نیکی کا کام تو تو اُس کے لیے دعا کرے گا حسد نہیں کرے گا یہ نہیں کہے گا او ہو اِس کے مرید زیادہ کیوں ہوگئے یہ زیادہ اچھا درس دیتا ہے یار میں نہیں دیتا اس کا کیا کروں کہا یہ نہیں جتنا نیک کام کوئی اور کر رہا ہے تو اُس کے لیے دعا کرے گا کہ مولا تو اِس کو بھی برکت دے یہ بھی محمد کا نام لیتا اور یہ بھی تیرا نام لیتا ہے یہ بھی تیرے دین کے لیے کر رہا ہے جیسا بھی کر رہا ہے مولا اِسے بھی برکت دے تو کہا یہ اگر تیرے دل میں یہ سچا جذبہ ہوگا تو سمجھنا کہ یہ تیرا کام اللہ کے لیے ہے اور اگر کسی کی تعریف کی ضرورت ہے تمہیں اور کسی کی تنقید سے تم ڈر گئے ہو اور اگر کسی کی تعریف پر تم بہت خوش ہو گئے ہو تو سوال ہی نہیں اُٹھتا کہ تم نے اللہ کے لیے کیا بلکہ تم نے وہ کام اپنے لیے کیا اور اپنے پیٹ کے لیے کیا ہے تیرا کام اللہ کے لیے نہیں تھا۔

تو یہاں اللہ فرما رہا ہے کہ آجاؤ اپنے رب کی طرف کیونکہ تم نے سب کچھ میرے لیے کیا ہے آجاؤ کس حال میں آؤ یہ بھی بتا دیا اللہ نے **رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً** یوں آؤ کہ میں بھی تم سے راضی ہوا اور تم بھی مجھ سے راضی ہو ذرہ دیکھو تو سہی اس طرح آؤ نہ۔ ہستے ہوئے آؤ مسکراتے ہوئے آؤ وہ نامہ اعمال پیچھے رہ گیا سب معاملات ختم ہو گئے اب مسکراتے ہوئے میرے پاس آؤ میں تجھ سے راضی ہوں اور تو مجھ سے راضی ہے ارے بندے کے لیے اس سے بڑا بھی کوئی اعزاز ہو سکتا ہے اِنسان کے لیے اِس سے بڑی بھی کوئی اللہ کی بارگاہ سے برکت اُتر سکتی ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے یہ سب سے بڑا اعزاز ہے اللہ رضا کا تحفہ اس بندے کو دے دیتا ہے میرے بندے میں تجھے رضا کا تحفہ دیتا ہوں اور رضا کی سند دیتا ہوں میں راضی ہو گیا تجھ سے اور یہ بھی کہا کہ پہلے لفظ ہیں کہ تُو

اُس سے راضی یہ بڑے خوبصورت لفظ ہے ترتیب دیکھیے اللہ نے پہلے اُسے راضی کیا ہے پھر خود راضی ہوا ہے کہا نہیں پہلے تو مجھ سے راضی ہے ناخوش ہے نا مولا دنیا میں بھی خوش تھا اور آج بھی خوش ہوں دنیا میں بھی رضا تھی تُو نے بھوک دی شکوہ نہیں کیا تُو نے پریشانی ڈالی شکوہ نہیں کیا تُو نے میرے اُوپر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دیئے میرے لب سے سی نہیں نکلی دیکھ لیں مولا دیکھ لے میں پہلے ہی تجھ سے راضی ہوں تُو تو آج ہوا ہے میں تو دنیا میں ہی تجھ سے راضی تھا تُو نے اولاد دی راضی نہیں دی پھر بھی راضی تُو نے بیٹیاں دے دی پھر بھی راضی بیٹے دے دیئے پھر بھی راضی مولا میں تجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوا تو اُس سے راضی اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے ہی راضی تھا وہ دنیا میں ہی راضی تھا ابھی تو اللہ کی باری آئی ہے نا وہ دنیا میں وہ رضا کے ساتھ زندگی گزارتا رہا۔

قابلِ غور بات

ولایت کے بارہ درجے ہیں اگر اللہ کسی کو کامل ولی بنائے تو اُس کو بارہ صفتیں عطا کرتا ہے اُن میں جو سب سے آخری صفت ہے وہ رضا کی صفت ہے یہ سب سے آخری اُوپر افضل و اولی صفت ہے اس سے پہلے بہت ساری ہیں صبر شکر دیانت امانت یارہ اور بارویں صفت رضا کی ہے تو اللہ اُسے یوں کہہ رہا ہے کہ تو دنیا میں رضا پر تھا تو راضی تھا مجھ سے تُو نے کبھی شکوہ نہیں کیا کسی حالت میں بھی نہیں کیا شکوہ تُو نے اپنے رب کے ساتھ رضا کی زندگی گزاری آج اب میری باری ہے **مَّرْضِيَّةً** میں بھی تجھ سے راضی ہو۔ یہ دیکھیئے یہ دونوں کا آپس میں مکالمہ ہو رہا ہے ابھی وہ شخص آرہا ہے ابھی وہ اللہ بولا رہا ہے قریب آرہا ہے اس کو یہ کہہ رہا ہے آجا راضی ہوں میں اس سے (اللہ) اور آخری دو جملوں میں سارے جہاں کی محبتیں ڈال دی فرمایا **فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِي** اچھا ایسا کرو یار اِس بندے کی جو داستان ہے اُس کو زرہ یوں سمجھو اب کہ اللہ جب اُس کو بولانے لگا ہے قریب بولا لیا تو کہا رضا ہوگئی میری میں تجھ سے راضی ہوا اور تو مجھ سے راضی ہے ہم دونوں راضی ہو گئے اور اللہ کی رضا حضرت داتا صاحبؒ نے یوں لکھا اپنی کتاب کشف المجوب میں

کہ اللہ کی رضا کا درجہ جنت سے اوپر ہے۔

جنت سے زیادہ بلند ہے یہ درجہ رضا کا تو اب اللہ فرما رہا ہے کہ تجھے میں نے رکھنا کہاں ہے یہ تو بلایا ہے (سبحان اللہ)

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِي میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ پہلے کہا تیرے اپنے رب کی طرف آ اب اللہ کی طرف سے اعزاز آیا میرے بندے اِدھر سے اس کا تھا اُس کا رب اور اب اللہ کی طرف سے اعزاز ہے کہ میرے بندے اللہ کی طرف جاؤ تو اس کا رب ہے اللہ سے بندوں کی طرف آؤ تو میرا بندہ ہے۔ تو اللہ اپنی طرف سے اعزاز دے رہا ہے **فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِي** میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ (اللہ) عبد جو ہے میں نے صفتوں میں بتایا ولیوں میں سب سے بڑی صفت رضا کی ہے اللہ کے ہاں درجوں میں کسی شخص کو جو آخری درجہ نصیب ہوتا ہے وہ عبد کا ہے اِسی لیے اللہ نے قرآن میں حضورﷺ کو عبد کہہ کر بلایا ہے جب معراج شریف کی آیت اُتری 'ہم نے سیر کروائی اپنے بندے کو عبد کا لفظ وہاں لگایا حضورﷺ کے لیے (اللہ اکبر) عبد حضور کا مقام ہے اللہ کے رسول کی یہ خاص خاصیت ہے کہ آپ اللہ کے عبد ہے اور یہ تصوف کے آخری مقام پر جا کر عبدیت کا درجہ نصیب ہوتا ہے تصوف کا اِس سے اُوپر کوئی مقام نہیں ہے۔

حضرت مجدالف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ عبدیت تک کڑوڑوں میں سے ایک صوفی پہنچتا ہے اور وہ بھی حضورﷺ کی اس شانِ عبدیت سے فیض لیتا ہے یعنی وہ خود عبدیت کا فیض نہیں لے سکتا بلکہ وہ حضورﷺ کی شانِ عبدیت کا فیض لے کر پھر وہ عبدیت کا درجہ پاتا ہے اُس کو الگ سے عبدیت نہیں مل سکتی ہے کیونکہ عبدیت پر ایک ہی شخص فائز ہے وہ محمدﷺ ہے اُن کے سوا دنیا میں کوئی بھی عبدیت پر فائز نہیں ہے باقی سب وہاں سے فیض لے کر

عبدیت کی برکت لیتے ہیں (اللہ) تو فرمایا کہ میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ (سبحان اللہ)

اِس کا مطلب ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جو اِس قابل ہیں زیادہ ہیں نا اِس لیے میرے بندے وہاں گروہ ہو گا نہ وہ اِنہی لوگوں کا ہو گا جو عبد ہو گے جو اِس درجے تک پہنچے ہوں گے مقامِ عبدیت کا فیض انہوں نے لیا ہو گا وہ سارے ایک مقام پر اکھٹے ہوں گے اللہ کہے گا جا تُو بھی اُن میں چلا جا تُو بھی ان میں شامل ہو جا تو بھی عبد بن جا (اللہ اکبر)

قرآن جو آج مسلمان ہوا ہے اُس کی بھی کتاب ہے اور قرآن جو طریقت اور تصوف کے آخری درجے پر ہے یہ اُس کی بھی کتاب ہے یہ بیاوقت دونوں کی رہنمائی کر سکتا ہے تو فرمایا کہ میرے بندوں میں چلا جا یہ لفظ جو ہے جو اللہ نے یہاں لگائے ہے کہ میرے بندوں میں چلا جا یہ صوفیاء لکھتے ہیں کہ جب بندہ مومن فوت ہونے لگتا ہے حضرت عبداللہ اِبن عمرؓ آپ کا یہ اِرشاد ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ جب بندہ مومن فوت ہونے لگتا ہے تو اللہ دو فرشتوں کو اُس کی طرف بھیجتا ہے اور وہ اِسے یہی آیت سُنا کے لے کر جاتے ہیں (سبحان اللہ)۔ اللہ ایسا کر دے کہ ہمیں بھی ایسا جملہ سُننے کو مل جائے آمین فرمایا کہ دو فرشتے آتے ہیں وہ یہی آیات پڑھ کر اسے اللہ کی بارگاہ میں لے جاتے ہیں (اللہ اکبر) تو لہذا یہ جملے یاد رکھیے گا کہ اُس وقت جب فرشتے کہے گے تو اللہ کرے یاد آ جائیں کہ یہ تو ہم نے پڑھے تھے۔ (اللہ اکبر)

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور اس کے بعد میری جنت اور اعلی برکتیں تمہارا انتظار کر رہی ہیں پھر فرمایا **وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ** ذرہ پورے جسم کو کان بنا لیں آخری لفظ **وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ** 'میری جنت میں چلا جا' کچھ الگ جنت ہے وہ اِس جنت سے کچھ اور ہے جو میری جنت ہے جہاں اللہ خود ہے۔ بئی کہا جاتا ہے نا کہ میرے گھر آ جا تو میرے گھر میں ہو گا تو کہو گا نہ کہ میرا گھر تو جب کہا کہ میری جنت تو پتہ چلا کہ اللہ وہاں ہے اور وہاں اللہ کہہ رہا ہے تو بھی آ جا **وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ** میری جنت میں آ اس کی نعمتیں الگ اُس کے انداز الگ اُس کے رنگ وروگن الگ اس کے محلات الگ وہ تو اللہ کی اپنی جنت کے ارے اللہ کی جو بندوں کے لیے جنت بنائی ہے اُس نے اس کا ہی اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے اور جو اللہ کی اپنی جنت ہو گی اُس کے کیا انداز ہوں گے۔ تو فرمایا میری جنت میں آ جا تو اب یہاں بزرگوں نے ایک جملہ لکھا ہے

آپ مفسریں ملاح علی قاری فرماتے ہیں کہ وہاں ایسا معاملہ بن جائے گا یہ جو جنتی اِس طرح کے ہونگے جن کو اللہ اپنی جنت میں قیام پذیر کرے گا اِن کے لیے جو غذا ہو گی وہ اللہ کا دیدار ہو گا اِن کا پانی بھی اللہ کا دیدار ہو گا اور اِن کا کھانا بھی اللہ کا دیدار ہو گا تو فرماتے یہ کچھ نہیں وہاں اِستعمال کرے گے یہ اللہ کو دیکھ کر ہی خوش ہو گے اور اللہ کو ہی دیکھ کر رجے رہے گئے پیاس مٹالیں گے اِن کا معاملہ اللہ کے دیدار کے ساتھ ہے (اللہ اکبر) تو یہ عزت افضائیاں اگر اِنسان قرآن سے سُن لے تو گناہ کرنے کا خیال بھی نہیں آئے گا کیسے بدنصیب ہے وہ لوگ جو قرآن کی اِن خوبصورت وادیوں سے دور ہے اور قرآن کے ان خوبصورت نغموں سے انہیں دور کا بھی واسطہ نہیں وہ کتنے بدنصیب ہیں ان کے نصیب پر کتنا کورو یا جائے کہ اس سے بھی خوبصورت کوئی انداز ہو سکتا ہے جنت کی طرف بولانے کا جو اللہ نے یہاں اختیار کر لیا نہیں ہو سکتا۔

کلام خدا سب پر بھاری کلام خدا سب سے بلند اور کلام خدا سب سے خوبصورت تو فرمایا کلام خدا سب سے زیادہ پر اثر کلامِ خدا سب سے زیادہ پر تاثیر (اللہ اکبر)

تو فرمایا یہ میرا خطاب ہوگا ان بندوں سے اور یہ میں نے شروع میں لکھا تھا کہ یہ سورۃ اُس وقت نازل ہوئی تھی جب بڑی سخت مسلمانوں پر ابتدائیں تھی آپ لوگ تصور تو کرے جب ان سخت ابتداؤں کے دور میں ایسی ٹھنڈی پوار جیسی آیتیں برسی ہوں گی تو ان صحابہ کرام کے سینے شیر سے بڑے نہیں ہو گئے ہوں گے جو اُس وقت اس قدر سخت مصیبتوں تکلیفوں سے گزر رہے تھے۔

حضرت ثمیہؓ اور دیگر صحابہ اکرام پر اس قدر سختی آ چکی تھی کہ حضور علیہ السلام کو عنقریب تھوڑی دیر بعد جب سورۃ فجر نازل ہوئی تو اُس کے تھوڑے عرصے بعد آقا ﷺ کو ہجرت مدینہ کرنی پڑی اور اُس کے دوران ہی ہجرت حبشہ ہوئی یعنی یہ وہ ماحول ہے تو اُس ماحول میں اِتنی پیاری آیتوں کا نزول کہ تم گھبرانا نہیں میں وہاں انتظار کر کے تم لوگوں کا بیٹھا ہوں میری جنت تمہارے لیے اور میرے تمام معاملات بھی تمہارے لیے تُو ہم سے راضی اور ہم تجھ سے راضی تو کس قدر اُس شخص کو اِن آیات سے تقویت نصیب ہوتی ہے جو زندگی میں نیکی کے نظام کو چلا رہا ہوتا ہے اور چل رہا ہوتا ہے اور اُس کو جگہ جگہ سے مصیبتوں کا آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ایسی آیتیں پھر اُس کو سکون میں لے آتی ہے وہ کہتا ہے کوئی بات نہیں یہ آج کل کی گیم ہے انشاءاللہ کل ہم اللہ کے ساتھ ہی ہوں گے۔ **اللہ یہی آیتیں ہمیں موت سے پہلے دوبارہ سُننے کی سعادت دے ہم دوبارہ موت سے پہلے اِن آیتوں کو سُن کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اللہ توفیق دے قبول فرمائے آمین۔**